بسم الله الرحمن الرحيم

THE HAQ CHAR YAAR WEBSITE
IS DEDICATED IN THE NAME OF
THE COMPANIONS [R.A]
OF
PROPHET [PEACE BE UPON HIM].
WE ARE REVEALING THE TRUTH AND
FACTS ABOUT THE ANTI SAHABAH [R.A]
PROPAGANDA OF
THE NON MUSLIM ORGANIZATIONS.

WWW.KR-HCY.COM

® HAQ CHAR YAAR, A PROJECT OF HCY GLOBAL.
STUFF AVAILABLE FOR NON-PROFIT FREE DISTRIBUTION.

فمن أحبهم فبحبي أحبهم ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم

حقیقتِ شیعہ

فقیہ العصر مولانا مفتی رشید احمد صاحب

دار الافتاء والارشاد
ناظم آباد، کراچی

حقیقتِ شیعہ

اشاریہ :-

- کیا شیعہ مسلمان ہیں !
- عقیدۂ تحریف قرآن
- تقیہ
- مسئلۂ بداء
- شیعہ کی تکفیر خود ان کی کتب سے
- اہل تشیع کا آپس میں لعن طعن
- اہل بیت سے دشمنی
- کیا شیعہ اہل کتاب ہیں ؟
- کتب شیعہ میں شیخینؓ و دیگر صحابہؓ کی تعریف
- نکتہ
- فضائل متعہ
- اہل تشیع خالص شیعہ بن جائیں تو سارے جھگڑے ختم
- تقیہ کی حقیقت
- اہل تشیع کا امتحان
- دل کا راز معلوم کرنے کا عجیب گُر
- شیعہ مجتہد کا مناظرہ سے فرار
- اہل اسلام اور اہل تشیع میں مصالحت کے بہترین طریقے

کیا شیعہ مسلمان ہیں؟

سوال: شیعہ مسلمان ہیں یا کافر؟ اگر کافر ہیں تو اہل کتاب کے حکم میں ہونگے یا نہیں؟ اگر اہل کتاب ہیں تو ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ساتھ تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا الحق المبین وادمغوا بالبرهان المتين، اجركم الله يوم الدين۔

الجواب ومنه الصدق والصواب

اگر کوئی شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باقی سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے افضل سمجھتا ہے تو صرف اتنے اعتقاد سے وہ کافر نہیں ہوتا، مگر آجکل کے شیعہ کا صرف یہ اعتقاد نہیں ان کے معتقدات کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، چنانچہ تحریف قرآن کا مسئلہ ان کے ہاں مسلمات اور متواترات میں سے ہے، ان کی تصریحات ملاحظہ ہوں

عقیدۂ تحریف قرآن

(۱) المستفاد من مجموع هذه الاخبار وغيرها من الروايات من طريق اهل البيت عليهم السلام ان القرآن الذي بين اظهرنا ليس بتمامه كما انزل على محمد صلى الله عليه وسلم بل منه ما هو خلاف ما انزل الله ومنه ما هو مغير ومحرف وانه قد حذف عنه اشياء كثيرة منها اسم علي في كثير من المواضع ومنها غير ذلك (دیباچہ تفسیر صافی)

اہل بیت کے واسطے سے پہنچی ہوئی روایات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ پورے کا پورا اس طرح نہیں ہے جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، بلکہ اس میں کچھ حصہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے قرآن کے خلاف ہے اور کچھ حصے میں تغیر اور تحریف واقع ہوئی ہے اور اس میں سے بہت سی چیزیں نکالدی گئی ہیں ان میں سے مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام ہے جو قرآن میں کئی مقامات سے نکالدیا گیا ہے، اسکے علاوہ بھی کئی ایسے مواضع ہیں۔

(۲) لو شرحت لك كل ما اسقط وحرف وبدل مما يجري هذا المجرى لطال وظهر ما تحظر التقية اظهاره (احتجاج طبرسی ص ۱۲۰ طبع ایران)

قرآن میں سے جو کچھ نکالا گیا ہے یا اس میں تحریف اور ردوبدل وغیرہ کیا گیا ہے اگر میں ان سب کو بیان کردوں تو بات بہت لمبی ہو جائے اور وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کے اظہار کی تقیہ اجازت نہیں دیتا۔

حقیقت شیعہ ———

(۳) قال السید المحدث الجزائری ما معناً ان الاصحاب قد اطبقوا علی صحة الاخبار المستفیضة المتواترة الدالة بصریحها علی وقوع التحریف فی القرآن

(فصل الخطاب طبع نوری ص۳۱)

محدث جزائری کہتے ہیں کہ صراحۃً تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی متواتر روایتوں کی صحت پر (ہمارے) سب اصحاب کا اتفاق ہے۔

(فصل الخطاب از علامہ نوری ص۳۱)

(۴) ان الاخبار الدالة علی ذلک تزید علی الفی حدیث وادعی استفاضتها جماعة کالمفید والمحقق الداماد والعلامة المجلسی

(فصل الخطاب طبع نوری ص۲۲۷)

تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی روایات دو ہزار سے زیادہ ہیں، ایک جماعت نے انکے متواتر ہونیکا دعویٰ کیا ہے جیسے مفید، محقق داماد، اور علامہ مجلسی وغیرہ۔

(۵) عن علی بن سوید السائی قال کتب الیّ ابوالحسن الاول وهو فی السجن واما ما ذکرت یا علی ممن تاخذ معالم دینک لا تاخذنّ معالم دینک عن غیر شیعتنا فانک ان تعدیتهم اخذت دینک عن الخائنین الذین خانوا الله ورسوله وخانوا اماناتهم انهم ائتمنوا علی کتاب الله جل وعلا فحرفوه وبدلوه فعلیهم لعنة الله ولعنة ملائکته ولعنة آبائی الکرام البررة ولعنتی ولعنة شیعتی الی یوم القیامة

(رجال کشی ص۴ طبع بمبئی ۱۳۱۷ھ لابی عمرو محمد بن عمر بن عبدالعزیز الکشی من۳ سقرہ)

علی بن سوید کہتے ہیں ابوالحسن اوّل نے مجھے جیل سے لکھا، "اے علی! یہ جو تم نے لکھا ہے کہ دین کی بنیادی باتیں کس سے سیکھوں؟ اپنے دین کی باتیں سوائے ہمارے شیعہ کے اور کسی سے حاصل نہ کرو اس لئے کہ اگر تم ان کے علاوہ دوسرے کے پاس گئے تو گویا تم نے ایسے خیانت کرنے والوں سے علم حاصل کیا جنہوں نے اللہ ورسول سے خیانت کی، اور جو امانت انکے پاس رکھی گئی تھی اسمیں خیانت کی ان کے پاس کتاب اللہ امانت تھی انہوں نے اسمیں تحریف کر ڈالی اور اس میں تبدیلیاں کیں، ان پر اللہ، ملائکہ، میرے نیک آباء واجداد، میری اور میرے تمام شیعہ کی قیامت تک پھٹکار ہو۔"

(۶) مراد بقرآن قرآن محفوظ نزد ائمہ علیہم السلام است کہ ہفدہ ہزار آیت است (صافی شرح کافی ج ۲، کتاب فضل القرآن جزء ششم ص۱۶ طبع نولکشور)

قرآن سے مراد وہ قرآن ہے جو ائمہ کے پاس محفوظ ہے جس کی سترہ ہزار آیتیں ہیں (صافی شرح کافی ج ۲ کتاب فضل القرآن جزء ششم ص۱۶ مطبع نولکشور)

موجود قرآن میں ۶۶۶۶ آیتیں ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ دو تہائی قرآن غائب ہے اور ایک

تہائی موجود ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ موجودہ قرآن سے تین گنا زیادہ قرآن پورے کا پورا غائب ہے جس میں موجود قرآن کا ایک حرف بھی نہیں، چنانچہ آئندہ روایت میں اس کی صراحت آرہی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ مذہب کے مطابق موجود قرآن میں ایک حرف بھی صحیح نہیں، اس روایت میں اگر حرف بمعنی لفظ کی تاویل بھی کرلی جائے تو بھی ثابت ہوا کہ شیعہ کے قرآن میں ایمان، کفر، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، حشر نشر، حساب وکتاب، جنت و دوزخ، حتیٰ کہ اللہ، رسول اور ملائکہ میں سے کوئی ایک لفظ بھی نہیں۔

(۷) عن ابی عبد الله علیه السلام وان عندنا لمصحف فاطمة وما یدریهم ما مصحف فاطمة قال مصحف فیه مثل قرآنکم هذا ثلاث مرات والله ما فیه من قرآنکم حرف واحد (اصول کافی ص۲۴۰ مطبوعہ نولکشور، صافی کتاب الحجہ جزو ۳ ص۱۴۶)

ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مصحف ہے۔ ان کو کیا معلوم کہ وہ کیسا مصحف ہے۔ مصحف فاطمہ تمہارے قرآن سے تین گنا زیادہ ہے اور خدا کی قسم تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی اس میں نہیں ہے۔

(۸) عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان القرآن جاء به جبرئیل علیه السلام الی محمد صلی الله علیه وآله سبعة عشر الف آیة (اصول کافی ص۶۷۱)

ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ جو قرآن جبرئیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے اس کی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ (اصول کافی ص۶۷۱)

(۹) قال یا ابا محمد وان عندنا الجامعة وما یدریهم ما الجامعة قال قلت جعلت فداك وما الجامعة قال صحیفة طولها سبعون ذراعا بذراع رسول الله صلی الله علیه وآله (صافی جز ۳ کتاب الحجہ ص۱۴۶، اصول کافی ص۱۴۶)

ابو محمد کہتے ہیں کہ میرے استاد نے مجھ سے کہا، اے ابو محمد بیشک ہمارے پاس الجامعہ ہے ان کو کیا معلوم کہ جامعہ کیا ہے؟ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں جامعہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا وہ صحیفہ ہے جس کی لمبائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گز سے ستر گز ہے۔

(۱۰) قال ان عندنا الجفر وما یدریهم ما الجفر قال قلت وما الجفر قال وعاء من ادم فیه علم النبیین والوصیین وعلم العلماء الذین مضوا من بنی اسرائیل (اصول کافی ص۱۴۶)

راوی کہتے ہیں کہ میرے استاد نے کہا بیشک ہمارے پاس "جفر" ہے۔ ان کو کیا معلوم کہ جفر کیا ہے؟ میں نے کہا جفر کیا ہے؟ تو فرمایا وہ ایک چمڑے کا تھیلا ہے جس میں نبیوں، وصیوں اور علماء بنی اسرائیل کے علوم ہیں۔ (اصول کافی ص۱۴۶)

(۱۱) عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قلت لہ قول اللہ عزوجل هذا كتابنا ينطق عليكم بالحق قال فقال ان الكتاب لم ينطق ولن ينطق ولكن رسول اللہ هو الناطق بالكتاب قال عزوجل ذكره هذا رسولنا ينطق عليكم بالحق قال فقلت جعلت فداك انا لا نقرؤها هكذا فقال هكذا واللہ نزل بہ جبرئیل علی محمد ولكنہ حرف من كتاب اللہ عزوجل۔

(روضہ کلینی ص ۵۰)

ابو بصیر، ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے هذا كتابنا ينطق عليكم بالحق، یہ ہماری کتاب (اعمال نامہ) تمہارے خلاف ٹھیک ٹھیک بولے گا، ابو عبداللہ نے کہا کہ کتاب نہ کبھی بولی ہے اور نہ بولے گی، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کو بولتے (پڑھتے) ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو "هذا رسولنا ينطق عليكم بالحق" فرمایا ہے۔ میں نے کہا میں تم پر فدا ہوں، ہم تو اس طرح نہیں پڑھتے تو فرمایا، خدا کی قسم جبرئیل علیہ السلام نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح (هذا رسولنا الخ) نازل کی تھی لیکن اللہ کی کتاب میں تحریف کرکے یہ بدل دیا گیا ہے۔

(۱۲) امر موسیٰ الکاظم لعلی بن سوید لا تلتمس دينا من ليس من شيعتك ولا تحبن دينهم فانهم الخائنون الذين خانوا اللہ ورسولہ وخانوا اماناتهم وتدري ما خانوا اماناتهم ائتمنوا على كتاب اللہ فحرفوه وبدلوه (روضہ کلینی ص ۱۲۵)

موسیٰ کاظم نے علی بن سوید کو حکم دیا کہ جو تمہارے شیعوں میں سے نہیں ہیں ان سے دین حاصل مت کرو اور ان کے دین کو دوست نہ رکھو کیونکہ یہ وہی خیانت کرنے والے ہیں جنہوں نے اللہ و رسول کے ساتھ خیانت کی اور اپنی امانتوں میں خیانت کی۔ تمہیں معلوم ہے وہ کیا امانتیں ہیں؟ ان کو کتاب اللہ پر امین بنا دیا گیا، انہوں نے اسمیں تحریف کر ڈالی اور اسے بدل دیا۔

(۱۳) عن ابی جعفر قال نزل القرآن اربعة ارباع ربع فينا وربع في عدونا وربع سنن وامثال وربع فرائض واحكام الخ

(اصول کافی ص ۶۲۸)

ابو جعفر کہتے ہیں کہ قرآن کے چار حصے نازل ہوئے تھے، ایک ربع ہمارے بارے میں ہے، ایک ربع ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے، ایک ربع میں سنن و امثال ہیں اور ایک ربع میں فرائض و احکام شرع ہیں۔ (اصول کافی ص ۶۲۸)

(۱۴) عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل ومن يطع اللہ ورسولہ

ابو بصیر، ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آیت وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ

فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیماً، ھکذا نزلت (اصول کافی ص۲۶۲)

فوزاً عظیماً" اس طرح نازل ہوئی تھی " ومن یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیماً "

(۱۵) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ ولقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم فنسی ھکذا واللہ نزلت علی محمد (اصول کافی ص۲۶۳)

ابو عبد اللہ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ آیت ولقد عھدنا الی آدم من قبل فنسی اس طرح نازل ہوئی تھی " ولقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم فنسی "

(۱۶) نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بئس ما اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی بغیاً (حوالہ بالا)

جبرئیل نے آیت بئس ما اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ بغیاً محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح نازل کی تھی بئس ما اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی بغیاً

(۱۷) نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا فبدل الذین ظلموا آل محمد حقھم قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا آل محمد حقھم رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون (اصول کافی ص۲۶۳)

جبرئیل علیہ السلام آیت فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح لائے تھے ۔ فبدل الذین ظلموا آل محمد حقھم قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا آل محمد حقھم رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون ۔

(۱۸) ھکذا نزلت ھذہ الآیۃ ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیراً لھم (اصول کافی ص۲۶۴)

آیت ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیراً لھم یوں نازل ہوئی تھی ، ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیراً لھم

(۱۹) نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ ھکذا فابی اکثر الناس بولایۃ علی الا کفوراً (اصول کافی ص۲۶۴)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آیت۔ فابی اکثر الناس الا کفوراً اس طرح نازل کی تھی فابی اکثر الناس بولایۃ علی الا کفوراً

(۲۰) ونزل جبرئیل بھذہ الآیۃ وقل

جبرئیل علیہ السلام نے آیت وقل الحق

الحق من ربكم في ولاية علي (الى قوله) انا اعتدنا للظالمين آل محمد نارا (اصول كافی ص٢٦٣)

من ربکم (الی قولہ) انا اعتدنا للظالمین نارا یوں نازل کی تھی: وقل الحق من ربکم فی ولایۃ علی (الی قولہ) انا اعتدنا للظالمین آل محمد نارا۔

(٢١) نزل جبرئيل بهذه الآية هكذا: ان الذين ظلموا آل محمد حقهم لم يكن الله ليغفر لهم ولا ليهديهم طريقا (الى قوله) يا ايها الناس قد جاءكم الرسول بالحق من ربكم في ولاية علي فآمنوا خيرا لكم وان تكفروا بولاية علي فان لله ما في السموات وما في الارض (اصول كافی ص٢٦٣)

جبرئیل علیہ السلام آیت ان الذین ظلموا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا (الی قولہ) یا ایہا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فآمنوا خیرا لکم وان تکفروا فان للہ ما فی السموات وما فی الارض کو یوں لائے تھے: ان الذین ظلموا آل محمد حقہم لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا (الی قولہ) یا ایہا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فی ولایۃ علی فآمنوا خیرا لکم وان تکفروا بولایۃ علی فان للہ ما فی السموات وما فی الارض۔

(٢٢) ستعلمون يا معشر المكذبين حيث انبأتكم رسالة ربي في ولاية علي عليه السلام والائمة من بعده من هو في ضلال مبين كذا انزلت (اصول كافی ص٢٦٦)

آیت ستعلمون من ہو فی ضلال مبین یوں نازل ہوئی تھی: ستعلمون یا معشر المکذبین حیث انبأتکم رسالۃ ربی فی ولایۃ علی علیہ السلام والائمۃ من بعدہ من ہو فی ضلال مبین۔

(٢٣) نزل جبرئيل بهذه الآية على محمد صلى الله عليه وسلم وآله هكذا: ان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا في علي فأتوا بسورة من مثله۔ (اصول كافی ص٢٦٣)

جبرئیل علیہ السلام نے آیت ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فأتوا بسورۃ من مثلہ یوں نازل کی تھی: ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فأتوا بسورۃ من مثلہ۔

(٢٤) نزل جبرئيل على محمد صلى الله عليه وآله وسلم بهذه الآية: يا ايها الذين اوتوا الكتاب آمنوا بما نزلنا في علي نورا مبينا۔ (اصول كافی ص٢٦٣)

جبرئیل نے آیت یا ایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا اس طرح نازل کی تھی: یا ایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا فی علی نورا مبینا۔

(۲۵) اخرج المصحف الذی کتبہ علی علیہ السلام الی الناس حین فرغ منہ وکتبہ فقال لھم ھذا کتاب اللہ عز وجل کما انزل اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قد جمعتہ من اللوحین فقالوا ھو ذا عندنا مصحف جامع فیہ القرآن لاحاجۃ لنا فیہ فقال اما واللہ ما ترونہ بعد یومکم ھذا ابدا انما کان علیّ ان اخبرکم حین جمعتہ لتقرؤہ (اصول کافی ص۶۷۱)

حضرت علیؓ جب قرآن لکھنے سے فارغ ہوئے تو اس کو لوگوں کے پاس لائے اور ان سے فرمایا، یہ اللہ کی کتاب ہے جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تھی، میں نے اسکو دو لوحوں سے جمع کیا ہے، لوگوں نے کہا اللہ کی کتاب تو یہ ہمارے پاس موجود ہے ہمیں آپ کے لائے ہوئے قرآن کی حاجت نہیں (اس پر حضرت علیؓ نے غصہ میں آکر) کہا اب خدا کی قسم آج کے بعد تم اس کو کبھی نہیں دیکھو گے۔ میرے ذمہ تو صرف یہ تھا کہ جب میں نے اسے جمع کیا تو تم کو بتا دوں تاکہ اسے پڑھو۔

(۲۶)(۲۷) اصول کافی ص ۲۲۹ میں دو روایتیں لائے ہیں کہ حضرت علیؓ کے سوا کسی کو سارا قرآن معلوم نہیں۔

(۲۸) اصول کافی ص ۶۷۰ پر لم یکن الذین کفروا سے متعلق تحریف کی روایت ہے۔

(۲۹) اصول کافی ص ۲۶۱ پر بھی ایک آیت کی تحریف کا ذکر ہے۔

(۳۰) قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کہیں (احتجاج طبرسی ص۲۰)

(۳۱) موجودہ قرآن مجید کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا ہے (احتجاج طبرسی ص۱۲۸)

(۳۲) موجودہ قرآن مجید میں خلاف فصاحت اور قابل نفرت الفاظ موجود ہیں (احتجاج طبرسی ص۱۳۰)

(۳۳) قرآن مجید میں سرور کائنات کی بھی ہتک کی گئی ہے۔ (حوالہ بالا)

(۳۴) موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے (فصل الخطاب ص۳۲)

تقیہ:

اگر کہیں کسی شیعہ مصنف نے اعتقاد تحریف سے انکار کیا ہے یا آجکل کوئی شیعہ انکار کرتا ہے تو تقیہ پر مبنی ہے۔ جیسا کہ عبارات بالا میں سے ص۳ میں احتجاج طبرسی کی عبارت گزری کہ عقیدہ تحریف کے اظہار سے تقیہ مانع ہے۔ اور تقیہ مذہب شیعہ میں اس قدر ضروری ہے کہ جو تقیہ نہیں کرتا وہ مسلمان ہی نہیں

(۱) لا دین لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص۴۸۲) جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔

(۲) لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص۴۸۴) جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے ایمان ہے۔

مسئلۂ بداء:

شیعہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں غلطی واقع ہو سکتی ہے بلکہ ہوتی رہتی ہے۔ ۰

اسے بداء کہتے ہیں اور عقیدۂ بداء سے بڑھ کر ان کے مذہب میں اور کوئی عبادت نہیں۔

(۱) ما عبد الله بشیٔ مثل البداء (اصول کافی ص۸۵)

بداء کا عقیدہ رکھنے کے برابر اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہیں۔

(۲) ما عظم الله بمثل البداء (اصول کافی ص۸۵)

بداء کا عقیدہ رکھنے کے برابر اللہ کی کوئی بڑائی نہیں بیان کی گئی۔

(۳) سمعت الرضا علیہ السلام قال ما بعث الله نبیا قط الا بتحریم الخمر وان یقر لله بالبداء (اصول کافی ص۸۵)

امام رضا نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو حرمتِ خمر اور بداء کے ماننے کا حکم دے کر بھیجا ہے۔

(۴) سمعت ابا عبد الله علیہ السلام یقول لو علم الناس ما فی القول بالبداء من الاجر ما فتروا عن الکلام فیہ (اصول کافی ص۸۵)

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا کہ بداء (اللہ کی طرف غلطی کی نسبت) کا عقیدہ رکھنے میں کتنا ثواب ہے، تو وہ اس عقیدہ سے نہ رکتے۔

(۵) عن ابی الهاشم الجعفری قال کنت عند ابی الحسن علیہ السلام (الیٰ قولہ) فقال نعم یا ابا هاشم بدا لله فی ابی محمد کما بدا له فی موسیٰ (اصول کافی ص۸۴)

حضرت علی نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے ابو محمد کے بارے میں غلطی ہوئی، جیسے موسیٰ کے بارے میں غلطی ہوئی۔

کیا مذکورہ بالا عقائد کے کفر ہونے میں کسی کو شبہ کی گنجائش ہے؟ بلکہ شیعہ کی تکفیر خود انکی کتابوں میں اُن کے بزرگوں سے منقول ہے۔

شیعہ کی تکفیر خود ان کی کتب سے

(۱) قال ابو عبد الله علیہ السلام ما انزل الله آیة فی المنافقین الا وهی فیمن ینتحل التشیع (رجال کشی ص۱۹۵ س۱۶)

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں جو آیت بھی نازل کی ہے وہ تشیع کی طرف منسوب لوگوں کے بارے میں ہے۔

(۲) سمعت علی بن الحسین یقول ان قوما من شیعتنا سیحبوننا حتی یقولوا فینا ما قالت الیهود فی عزیر وما قالت النصاریٰ فی عیسیٰ ابن مریم فلا هم منا ولا نحن منهم (رجال کشی ص۹۸)

علی بن حسین کہتے ہیں ہمارے شیعوں میں سے ایک قوم عنقریب ہمارے ساتھ دوستی کا اظہار کرے گی حتیٰ کہ ہمارے بارے میں وہ باتیں کہیں گے جو یہود نے حضرت عزیر علیہ السلام کے بارے میں اور نصاریٰ

نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا تھا وہ ہم سے ہے نہ ہم ان سے کوئی تعلق (رجال کشی ص۹۹)

(۳) عن ابن ابی یعفور قال کنت عند الصادق اذ دخل موسیٰ فجلس فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابن ابی یعفور ہذا خیر ولدی واحبہم الیّ غیر ان اللہ عز وجل یضل بہ قوما من شیعتنا فانہم قوم لاخلاق لہم فی الآخرۃ ولا یکلمہم اللہ یوم القیٰمۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم قلت جعلت فداک قد ازغت قلبی عن ہؤلاء قال یضل بہ قوم من شیعتنا بعد موتہ جزعا علیہ (رجال کشی ص۲۹۵ س ۰)

ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق کے پاس تھا وہاں موسیٰ کاظم آکر بیٹھ گئے تو ابو عبد اللہ (جعفر صادق) نے کہا اے ابن ابی یعفور! یہ (موسیٰ کاظم) ہمارا سب سے بہتر اور محبوب بیٹا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ہمارے شیعوں میں سے ایک قوم کو گمراہ کریں گے یہ (شیعہ) ایسی قوم ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے روز (رحم وکرم کی) بات نہ کریں گے اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے، ان (شیعوں) کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا میرا تو دل ان سے پھر گیا ہے، ابو عبد اللہ نے کہا اسی کی وجہ سے ہمارے شیعوں میں ایک قوم ان کی وفات کے بعد ان پر جزع فزع کرکے اور رو دھو کر گمراہ ہو جائے گی۔ (رجال کشی ص۲۹۵)

(۴) ان علیا علیہ السلام لما فرغ من قتال اہل البصرۃ اتاہ سبعون رجلا من الزط فسلموا علیہ وکلموہ بلسانہم فرد علیہم بلسانہم وقال انی لست کما قلتم انا عبد اللہ مخلوق قال فابوا علیہ وقالوا انت ہو فقال لہم لئن لم ترجعوا عما قلتم فیّ وتتوبوا الی اللہ تعالیٰ لاقتلنکم قال فابوا ان یرجعوا ویتوبوا فامر ان یحفر لہم آبار فحفرت ثم خرق بعضہا الی بعض ثم قذفہم فیہا ثم طم رؤسہا ثم الہب النار فی بئر منہا لیس فیہا احد فدخل الدخان علیہم فماتوا (رجال کشی ص۷۱ مطبوعہ کربلا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اہل بصرہ کے قتال سے فارغ ہوئے تو آپ کے پاس قبیلہ زط سے ستر آدمی آئے، انہوں نے آپ کو سلام کیا اور اپنی زبان میں بات کی، آپ نے بھی انہی کی زبان میں جواب دیا اور فرمایا کہ میں ایسا نہیں جیسا تم کہتے ہو، میں اللہ کا بندہ اور مخلوق ہوں انہوں نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ آپ وہی ہیں (یعنی خدا ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اس سے باز نہیں آتے جو میرے بارے میں کہتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ نہیں کرتے تو میں تم لوگوں کو ضرور قتل کر دوں گا، ان (شیعوں) نے رجوع اور توبہ سے انکار کر دیا، آپ نے حکم دیا کہ ان کے لئے کنوئیں کھود دے جائیں پھر ایک کے درمیان

سوراخ کرکے ان کو آپس میں ملا دیا۔ پھر آٹھ کو ان کنوؤں میں پھینک کر ان کنوؤں کا منہ بند کر دیا، پھر ان میں سے ایک کنوئیں میں آگ جلائی جس میں کوئی آدمی نہ تھا، اس طرح سے دوسرے کنوؤں میں دھواں داخل ہو گیا اور وہ سب کے سب مر گئے۔ (رجال کشی ص۱۰۹ مطبوعہ کربلا)

(۵) قال ابو الحسن لو میزت شیعتی ما وجدتھم الا واصفۃ ولو امتحنتھم لما وجدتھم الا مرتدین. (روضۂ کلینی ص۱۰۷)

ابو الحسن (علیؑ) فرماتے ہیں کہ میں اگر اپنے شیعوں کو چھانٹ کر دیکھوں تو ان سب کو صرف باتیں بنانے والے (منافق) پاؤں۔ اگر ان کا امتحان لوں تو وہ سب مرتد نکلیں گے۔

(۶) اگر عدد ایشاں (شیعہ) بسہ صد و سیزدہ (۳۱۳) کسی بہیئت اجتماعی رسد امام ظاہر شود. (حافی باب ۶ جزو ۳ ص۲۶)

اگر ان (شیعوں) کی مجموعی تعداد تین سو تیرہ تک پہنچ جائے تو امام (مہدی) ظاہر ہو جائیں گے۔ (حافی باب ۶ جزو ۳ ص۲۶)

معلوم ہوا کہ آج تک کبھی بھی تین سو تیرہ شیعہ کسی زمانے میں جمع نہیں ہوئے، یہ سب مدعیان تشیع منافق ہیں اور انہوں نے امام مہدی کو غار میں دھکیل رکھا ہے اور امام کے نہ نکلنے کی وجہ سے اُمت کی گمراہی اور دنیا میں فساد و فتنہ کی ذمہ داری بھی انہی پر ہے، اگر ان میں سے تین سو تیرہ آدمی صحیح شیعہ بن جائیں تو امام مہدی ظاہر ہو جائیں اور سارے جھگڑے ختم ہو جائیں۔

اہلِ تشیع کا آپس میں لعن طعن:

لعن و طعن اور سب و شتم کو حدیث میں علامات نفاق شمار کیا گیا ہے، اور شیعہ لوگوں میں آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کا سلسلہ عام ہے، چنانچہ ان کے رواۃ اور بزرگوں پر خود ان کے بزرگوں سے لعنت اور بد دعا کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

(۱) عن ابی جعفر قال امیر المؤمنین اللھم العن ابنی فلان واعم ابصارھما کما عمیت قلوبھما (قال فی الحاشیۃ) ھما عبد اللہ بن عباس وعبید اللہ بن عباس (رجال کشی ص۳۵ س۲۳)

ابو جعفر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے اللہ! فلاں کے دو بیٹوں پر لعنت کر اور ان کی بینائی سلب کر لے جیسا کہ آپ نے ان کے دلوں کو اندھا کر دیا ہے۔ حاشیہ میں لکھا ہے کہ یہ (دو بیٹے) عبد اللہ بن عباس اور عبید اللہ بن عباس ہیں۔

(۲) مقاماتِ ذیل میں زرارہ کی انتہائی درجہ کی تعریف اور مدح کی روایات ہیں۔ رجال کشی ص۸۹ س۷، ص۹۱ س۱۴، ص۱۵، ص۱۱۳، س۸، ص۱۲۷ س۱۱، اور اس کے برعکس رجال کشی ہی

میں ص ۹۹ س ۱۲ میں زرارہ پر لعنت کی روایت ہے

(۳) اور رجال کشی ص ۱۹۱ س ۱۰، ص ۱۲۳ س ۱ میں بریدہ کی تعریف اور ص ۹۹ س ۱۲ میں اس پر لعنت کی روایت ہے

(۴) اور رجال کشی ص ۱۱۱ س ۳، ص ۱۳ س ۱۱ میں محمد بن مسلم کی تعریف کی روایت اور ص ۱۲ س ۱۷ میں اس پر لعنت کی روایت ہے

(۵) اور رجال کشی ص ۹۱ س ۱۵ میں ابو بصیر کی تعریف کی روایت اور ص ۱۱۲ س ۶ میں اس کی مذمت کی روایت ہے۔

(۶) روایت ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ محب علی کتنے ہی بڑے گناہ کرتا ہے تو بھی اس کی مغفرت یقینی ہے

سید بن محمد الحمیری اشعار در تعریف علی ساختہ
بود پس آں شعر نفیس الرسان در خدمت امام
جعفر خواند (الی قولہ) قال سمعت نعیاً من
وراء الستر وقال من قال ھذا الشعر قلت
السید بن محمد الحمیری فقال رحمہ اللہ فقلت
انی رأیتہ یشرب نبیذا فقال رحمہ اللہ فقلت
انی رأیتہ یشرب نبیذ الرستاق قال تعنی الخمر
قلت نعم قال رحمہ اللہ وما ذلک علی اللہ
ان لا یغفر لمحب علی (رجال کشی ص ۱۸۵ س ۱)

سید بن محمد حمیری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ
کی شان میں کچھ عمدہ اشعار کہے تھے (تفصیل از رجا)
نے وہ اشعار جعفر صادق کے سامنے پڑھے (الی آخرہ)
میں نے کسی کی آواز سنی جو پس پردہ کہہ رہا تھا
یہ شعر کس نے کہے ہیں۔ میں نے کہا سید بن محمد
حمیری نے۔ تو اس نے کہا "اللہ اس پر رحم کرے"
میں نے کہا کہ میں نے اسے نبیذ پیتے دیکھا ہے، تو
اس نے پھر کہا "اللہ اس پر رحم کرے" میں نے
کہا کہ نبیذ رستاق پیتے ہوئے میں نے اسے
دیکھا ہے تو اس نے کہا کہ شراب ہی تو پی ہوگی، میں نے کہا، ہاں! تو کہنے لگے، اللہ اس پر رحم کرے
یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ کسی محب علی کی مغفرت نہ کرے۔

اور روایت ذیل میں اسی سید بن محمد کو روسیاہی کی قدرتی سزا ملنے کا ذکر ہے حالانکہ روایت
بالا میں گزرا کہ وہ باوجود شراب پینے کے محبت علی کی وجہ سے مغفور ہے۔

حدثنی ابو الحسین ابن ایوب المروزی
قال روی ان السید بن محمد الشاعر اسود وجھہ
عند الموت فقال ھکذا یفعل باولیائک
یا امیر المومنین (رجال کشی ص ۱۸۵ س ۱۳)

ابو الحسین بن ایوب مروزی کہتے ہیں کہ موت
کے وقت سید بن محمد شاعر کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا تو
اسنے کہا، اے امیر المومنین! کیا آپ کے احباب
کے ساتھ یہی معاملہ کیا جاتا ہے!

اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ کے بزرگ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ان کے محبین کا چہرہ موت کے وقت
سیاہ ہو جاتا ہے۔

(۷) عن الرضا علیہ السلام یونس بن عبد الرحمٰن فی زمانہ کسلمان الفارسی فی زمانہ

(رجال کشی ص ۳۴۳ س ۲۱)

امام رضا کہتے ہیں کہ یونس بن عبد الرحمٰن اپنے زمانے میں ایسے ہیں جیسے سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) اپنے زمانے میں تھے (رجال کشی ص۳۴۳)

اور سلمان فارسی کی تعریف میں رجال کشی ص ۹ س ۱۰ اور روضہ کلینی ص ۱۱۵ میں روایت ہے دونوں روایتوں کے مجموعہ سے یونس بن عبد الرحمٰن کی مدح ثابت ہوئی، مگر رجال کشی ص ۳۰۹ س ۲ میں رضا علیہ السلام ہی سے روایت ہے کہ یونس بن عبد الرحمٰن ابن زانیہ اور زندیق ہے۔

اہل بیت کے دشمن :

ان لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ حسن معاملہ تو اوپر کی روایات سے معلوم ہو چکا اب ذرا مدعیان عشق اہل بیت کا حضرت حسین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے متعلق حسن اعتقاد بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) عن ابی عبد اللہ قال ان جبرئیل نزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا محمد ان اللہ یبشرک بمولود یولد من فاطمۃ تقتلہ امتک من بعدک فقال یا جبرئیل وعلی ربی السلام لا حاجۃ لی فی مولود یولد من فاطمۃ تقتلہ امتی من بعدی فعرج ثم ہبط فقال لہ مثل ذلک فقال یا جبرئیل وعلی ربی السلام لا حاجۃ لی فی مولود تقتلہ امتی من بعدی فعرج جبرئیل الی السماء ثم ہبط فقال یا محمد ان ربک یقرئک السلام ویبشرک بانہ جاعل فی ذریتہ الامامۃ والولایۃ والوصیۃ فقال قد رضیت ثم ارسل الی فاطمۃ ان اللہ یبشرنی بمولود یولد لک تقتلہ امتی من بعدی فارسلت الیہ ان لا حاجۃ لی فی مولود تقتلہ امتک من بعدک فارسل الیہا ان اللہ قد جعل فی ذریتہ الامامۃ والولایۃ و

جعفر صادق فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوئے تو فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جو فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے پیدا ہوگا جسے آپ کے بعد آپ کی اُمّت شہید کر دے گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے رب پر سلام مجھے ایسے بیٹے کی ضرورت نہیں جو فاطمہ سے پیدا ہو اور پھر اسے میرے بعد میری اُمّت شہید کرے جبرئیل علیہ السلام اوپر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد پھر نازل ہوئے اور پھر وہی بات کہی آپ نے پھر وہی جواب دیا، جبرئیل امین پھر واپس تشریف لے گئے اور پھر آئے اور فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے رب نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ آپ کو بشارت دیتے ہیں کہ وہ ان کی اولاد میں امامت، ولایت اور

الوصیۃ فارسلت الیہا انی قد رضیت (الی قولہ) ولم یرضع الحسین من فاطمۃ علیہا السلام ولا من انثی کان یوتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع ابہامہ فی فیہ فیمص منہا ما یکفیہ الیومین او الثلاث (اصول کافی ص ۲۹۲)

وصیت رکھیں گے تب آپ نے فرمایا کہ اب میں راضی ہوں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے بچے کی بشارت دیتے ہیں جو آپ سے پیدا ہوگا، جسے میری اُمت میرے بعد شہید کریگی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھے ایسے بچے کی کوئی حاجت نہیں جسے آپ کی اُمت شہید کرے، آپ نے پھر پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد میں امامت، ولایت اور وصیت رکھی ہے تب حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) راضی ہوئیں (حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اسکا بدلہ اپنی والدہ محترمہ سے یہ لیا کہ) اس کے بعد نہ اپنی والدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا اور نہ ہی کسی اور عورت کا (یعنی ان کو جنس عورت سے نفرت ہوگئی جو انکی پیدائش پر ناخوش تھی) آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا، آپ اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں دیتے، حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) اس سے دودھ چیتے جو ان کو دو تین روز تک کفایت کرتا تھا۔

(۲) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما حملت فاطمۃ بالحسین جاء جبرئیل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان فاطمۃ ستلد غلاما تقتلہ امتک من بعدہ فلما حملت فاطمۃ بالحسین کرہت حملہ و حین وضعتہ کرہت وضعہ ثم قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لم تر فی الدنیا ام تلد غلاما تکرہہ ولکنہا کرہتہ لما علمت انہ یقتل قال وفیہ نزلت ہذہ الآیۃ حملتہ امہ کرہا ووضعتہ کرہا (حوالہ بالا)

جعفر صادق ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) سے حاملہ ہوئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور کہا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) عنقریب ایک بچہ جنے گی جسے آپ کے بعد آپ کی اُمت قتل کریگی، پس جب فاطمہؓ حاملہ ہوئیں تو وہ اس حمل کو بُرا سمجھتی تھیں اور جب بچہ پیدا ہوا تو اس کو بھی بُرا سمجھتی تھیں، جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ دُنیا میں کوئی ماں ایسی نہیں جو اپنے بچے کو بُرا سمجھتی ہو مگر حضرت فاطمہؓ اسے بُرا سمجھتی تھیں اسلئے کہ وہ جانتی تھیں کہ یہ بچہ شہید ہوگا (العیاذ باللہ شہادت کی نحوست کی وجہ سے وہ بچے کو بُرا سمجھتی تھیں) جعفر صادقؒ نے کہا کہ آیت حملتہ امہ کرہا الخ اسی سلسلے میں نازل ہوئی ہے، (اُس کی ماں نے اسے حمل کی حالت میں بھی بُرا سمجھا اور پیدا ہونے کے بعد بھی) یہ ترجمہ اہل تشیع

کا بہت خیال رکھو، آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر انسان کو ماں کا شکر گزار اور مطیع رہنا چاہیے، اس لئے کہ ماں نے حالتِ حمل اور وقتِ پیدائش کی تکلیفیں برداشت کی ہیں۔

کسی شاعر نے اسے یوں منظوم کیا ہے ؎

بلبلے رے شبیرِ مظلوم ترے زندہ ہوتی تیری جب تک تھی بلا گرچہ راضی ہو چکی تھیں فاطمہ پھر بھی کتنی تیری ولادت ناگوار

کون ہے اس رمز کو قرآن میں اے کہ رہا کی آیت کا اشتعار تکیہ کا خیر کیسا حضرت تھا وہ اصل کا نرجسا خفا

دیکھا آپ نے کہ شیعہ مذہب میں شہادت کتنی بری چیز ہے اور حضرت حسین شہید ہونے کی وجہ سے ان کے خیال میں کس قدر مکروہ و مبغوض ہیں اور حضرت حسین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے کس قدر عداوت اور بغض ثابت کیا گیا ہے، اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ، امید ہے کہ مضمون بالا دیکھنے کے بعد شیعہ کی تکفیر میں کسی کو بھی شبہ نہ رہے گا۔

کیا شیعہ اہلِ کتاب ہیں؟

معتزلہ کے بارے میں تحریر شامیہ کی بنا پر میں شیعہ کو اہلِ کتاب کہتا تھا بعد میں تنبہ ہوا کہ یہ لوگ زندیق ہیں، اس لئے انہیں اہلِ کتاب میں داخل کرنا صحیح نہیں، زندیق کی دو قسمیں ہیں:

① بعض منافق، یعنی اسلام کا مدعی ہو اور کفریہ عقائد چھپاتا ہو، قال العلامة التفتازاني رحمه الله تعالى وان كان مع اعترافه بنبوة النبي صلى الله عليه وسلم واظهاره شعائر الاسلام يبطن عقائد هي كفر بالاتفاق خص باسم الزنديق (شرح المقاصد ص ۲۶۹ ج ۲) وقال الحافظ العيني رحمه الله تعالى واختلف في تفسيره فقيل هو المبطن للكفر المظهر للاسلام كالمنافق (عمدة القاري ص ۲۴۹ ج ۲۳)

② جو شخص عقائد اسلام میں تاویلات باطلہ کرتا ہو، ایسا شخص اگرچہ اپنے عقائد کفریہ کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ان کی اشاعت کرتا ہے اس کے باوجود اسے زندیق کہا جاتا ہے۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى (قوله المعروف) اي بالزندقة الداعي اي الذي يدعو الناس الى زندقته اهـ فان قلت كيف يكون معروفا داعيا الى الضلال وقد اعتبر في مفهومه الشرعي ان يبطن الكفر، قلت لا بعد فيه فان الزنديق يموه كفره ويروج عقيدته الفاسدة ويخرجها في الصورة الصحيحة وهذا معنى ابطان الكفر فلا ينافي اظهاره الدعوى الى الضلال وكونه معروفا بالاضلال اهـ ابن كمال

(رد المحتار ص ۳۰۵ ج ۳)

وقال الشاه ولي الله رحمه الله تعالى ان المخالف للدين الحق ان لم يعترف به ولم يذعن له

ظاهرهم ولا باطنهم فهو الکافر وان اعترف بلسانه وقلبه علی الکفر فهو المنافق وان اعترف به ظاهرا لکنه یفسر بعض ما ثبت من الدین ضرورة بخلاف ما فسره الصحابة والتابعون واجمعت علیه الامة فهو الزندیق

زندیق کے احکام:

① زندیق واجب القتل ہے۔

② گرفتار ہونے کے بعد اس کی توبہ قبول نہیں، گرفتاری سے پہلے قبول ہے۔

③ ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔ ④ ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

وقال العلامة الحصکفی رحمه الله تعالی وکذا الکافر بسبب الزندقة لا توبة له وجعل فی الفتح ظاهر المذهب لکن فی حظر الخانیة الفتوی علی انه ای الساحر او الزندیق المعروف الداعی اذا اخذ قبل توبته ثم تاب لم تقبل توبته ویقتل ولو اخذ بعدها قبلت (رد المحتار ص ۳۰۵ ج ۳)

وقال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالی (تنبیه) یعلم مما هنا حکم الدروز والتیامنة فانهم فی البلاد الشامیة یظهرون الاسلام والصوم والصلاة مع انهم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوهیة فی شخص بعد شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلاة والحج ویقولون المسمی به غیر المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا صلی الله علیه وسلم کلمات فظیعة، وللعلامة المحقق عبد الرحمن العمادی فیهم فتوی مطولة (الی قوله) ونقل عن علماء المذاهب الاربعة انه لا یحل اقرارهم فی دیار الاسلام بجزیة ولا غیرها ولا تحل مناکحتهم ولا ذبائحهم وفیهم فتوی فی الخیریة ایضا فراجعها، والحاصل انهم یصدق علیهم اسم الزندیق والمنافق والملحد (الی قوله) وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم اصلا (رد المحتار ص ۳۰۲ ج ۳)

کتب شیعہ میں شیخین ودیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف

(۱) عن فضیل الرسان قال سمعت ابا داؤد وهو یقول حدثنی بریدة الاسلمی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الجنة تشتاق الی ثلاثة قال فجاء ابوبکر فقیل له یا ابا بکر انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذ هما فی الغار فلو سألت من هؤلاء الثلاثة ...

فضیل الرسان کہتے ہیں کہ میں نے ابو داؤد سے سنا اور ان سے بریدہ اسلمی نے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جنت تین آدمیوں کے لئے مشتاق ہے، اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے تو ان سے کہا گیا کہ آپ صدیق ہیں اور غار ثور میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق خاص تھے، اگر آپ یہ پوچھیں کہ یہ تینوں کون ہیں؟ (تو بہتر ہے)

(۲) لقد جاء عمر فقيل له يا ابا حفص ان رسول الله قال ان الجنة تشتاق الى ثلاثة وانت الفاروق الذي ينطق الملك على لسانك (ص ۲۸)

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے ان سے کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے، اور آپ ایسے فاروق ہیں کہ آپ کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے، یعنی آپ کی رائے کے مطابق وحی نازل ہوتی ہے

(۳) قال بعض المخالفين بحضرة الصادق عليه السلام لرجل من الشيعة ما تقول في العشرة من الصحابة قال اقول فيهم الخير الجميل الذي يحط الله به سيآتي ويرفع درجاتي قال السائل الحمد لله على ما انقذني من بغضك كنت اظنك رافضيا تبغض الصحابة فقال الرجل من ابغض واحدا من الصحابة فعليه لعنة الله والملائكة فقال لعلك تتأول ما تقول فيمن ابغض العشرة من الصحابة فقال من ابغض العشرة فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين (تفسیر عسکری علی حاشیہ تفسیر قمی ص ۲۹ طبع ایران)

بعض مخالفین نے جعفر صادق کی موجودگی میں کسی شیعہ سے کہا کہ صحابہ کرام میں سے عشرۂ مبشرہ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو وہ (شیعہ) کہنے لگا کہ میں ان کے بارے میں اچھی رائے رکھتا ہوں، اسی حسن ظن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو مٹا دیں گے اور میرے درجات بلند فرمائیں گے، پوچھنے والے صاحب نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے تیرے بغض سے نجات دلائی میں تو تمہیں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے عداوت رکھنے کی وجہ سے رافضی سمجھتا تھا وہ شخص (شیعہ) کہنے لگا جو کوئی کسی ایک صحابی سے بغض رکھے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اس نے کہا کہ شاید تم اس قول میں کوئی تاویل کر رہے ہو۔ عشرۂ مبشرہ کے بارے میں بتائیے کہ تمہارا کیا عقیدہ ہے تو اس نے کہا کہ جو عشرۂ مبشرہ کے ساتھ بغض رکھے، اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت۔

(۴) فروع کافی جلد ۲ نصف اول ص ۳ پر بھی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت مذکور ہے۔

(۵) نہج البلاغہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خطبات منقول ہیں جن میں کئی جگہ بہت کثرت سے شیخین رضی اللہ عنہما کی مدح مذکور ہے، مثال کے طور پر صفحات ذیل ملاحظہ ہوں:

نہج البلاغہ جلد ۱ ص ۳۵، ۸۵، ۱۸۲، ۲۴۹ اور جلد ۲ ص ۲۲، ۳۵، ۴۳، ۸۸، ۹۸، ۱۲۱، ۱۳۱ اور جلد ۳ ص ۸

(۶) شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر عسکری میں آیت اولئک ما کان لهم ان يدخلوها الا خائفين کے تحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مشہور کرامت "یاساریۃ الجبل" مذکور ہے۔

هذا عمر بن الخطاب اذا قيل لهم

یہ عالم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا ایسی

انہ کان علی المنبر یخطب اذ نادی فی خلال خطبتہ یا ساریۃ الجبل وعجبت الصحابۃ ما ھذا من الکلام الذی فی ھذہ الخطبۃ فلما قضی الخطبۃ والصلوۃ قالوا ما قولک فی خطبتک یا ساریۃ الجبل فقال اعلموا انی وانا اخطب رمیت ببصری نحو رأیتم وقد اصطفوا بین یدی جبل ھناک وقد جاء بعض الکفار لیدور خلف سعد بن ابی وقاص وسائر من معہ من المسلمین فیحیطوا بھم فیقتلوھم فقلت یا ساریۃ الجبل لیلتجئ الیہ فیمنعھم ذلک من ان یحیطوا بہ ثم یقاتلوا ومنح اللہ اخوانکم المؤمنین اکناف الکافرین وفتح اللہ علیھم بلادھم فاحفظوا ھذا الوقت فیرد علیکم الخبر بذلک وکان بین المدینۃ ونہاوند اکثر من خمسین یومًا۔

(تفسیر عسکری طبع جعفری ص۲۸)

حالت میں جبکہ آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے بلند آواز سے فرمانے لگے یا ساریۃ الجبل (اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لو) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس سے تعجب کرنے لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خطبہ اور نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت کرنے پر فرمایا کہ اثنائے خطبہ میں میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ مسلمانوں کا لشکر پہاڑ کے نیچے صف بستہ ہے اور چند کافر پہاڑ کے پیچھے سے آئے تاکہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور دیگر مسلمانوں کا گھیراؤ کرکے ان پر حملہ کریں، اسوقت میں نے یا ساریۃ الجبل کہا تاکہ پہاڑ کی طرف پناہ لیکر کفار کے گھیراؤ سے بچ جائیں اور پھر ان سے مقابلہ کریں اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو کافروں کے ہاتھ سے نجات دی اور کافروں پر مسلمانوں کو فتح ہوگئی پھر فرمایا اس وقت کو یاد رکھو تمہارے پاس اس کی خبر آئے گی۔

مدینہ منورہ اور نہاوند (جہاں پہ لشکر تھا) کے درمیان پچاس دن کی مسافت سے زیادہ فاصلہ ہے

(۷) وعن عروۃ بن عبد اللہ قال سألت ابا جعفر محمد بن علی علیہما السلام عن حلیۃ السیوف فقال لا بأس بہ فقال قد حلی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سیفہ قلت فتقول الصدیق فوثب وثبۃ واستقبل القبلۃ وقال نعم الصدیق، نعم الصدیق، نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ لہ قولا فی الدنیا ولا فی الآخرۃ۔

عروہ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے امام باقر سے پوچھا کہ کیا تلواروں پر سونا چاندی چڑھانا جائز ہے تو کہا کہ جائز ہے اس لئے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار پر سونا چڑھایا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ بھی صدیق کہتے ہیں! تو امام باقر غایت جوش سے اچھل کر کھڑے ہو گئے اور قبلہ رو ہو کر فرمانے لگے، ہاں میں صدیق کہتا ہوں! ہاں میں صدیق کہتا ہوں!! ہاں میں

(کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد ۲ ص ۱۴۷) صدیق کہتا ہوں۔ (۱۱۱) اور جو آپ کو صدیق نہ کہے
اللہ دنیا و آخرت میں اسکا کوئی قول سچا نہ کرے۔

نکتہ :

افسوس کہ شیعوں نے اپنے امام پنجم ابو جعفر محمد بن علی باقر کی بات نہ مانی اور افضل البشر بعد الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہ صرف صدیقیت بلکہ صحابیت کے شرف سے بھی گرانے کی کوشش کر کے اپنی عاقبت برباد کی اور امام باقر کی بد دعا فلا صدق اللہ لہ قولا فی الدنیا ولا فی الآخرۃ (اللہ تعالیٰ اس کی کسی بھی بات کو دنیا و آخرت میں سچا (درست) نہ کرے) کے مستحق ہوئے، شیعہ کے حق میں ان کی یہ بد دعا قبول ہوئی، چنانچہ شیعہ لوگوں نے تقیہ یعنی جھوٹ اور فریب کو اپنا مذہب قرار دے لیا ہے اور کہتے ہیں کہ جو جھوٹ نہیں بولتا، فریب اور دھوکہ بازی نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔ اس کا ایمان معتبر نہیں، اسکے ساتھ یہ بھی دعویٰ کیا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بھی جھوٹ بولتے تھے، اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ پر بھی جھوٹ اور افتراء باندھا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ سے غلطی ہو جاتی ہے۔ پھر حد یہ کر دی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف غلطی کو منسوب کرے سے بڑھ کر اور کوئی عبادت نہیں یہ ان کی دروغ گوئی، کذب بیانی اور افتراء پردازی کا نقشہ تھا، دوسری جانب ان کی اخلاقی حالت کا اس سے اندازہ کر لیں کہ انہوں نے یہ مذہب اختیار کر لیا کہ عورتوں کا بلا نکاح بعوض متعہ کسی کے گھر چلے جانا اور مذہب کے علاوہ اخلاق و روایات کی بندشوں کو بھی توڑ کر حیا سوزی کا مرتکب ہونا، اسے کار خیر بلکہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ قرار دے دیا۔

کتب شیعہ سے فضائل متعہ نقل کرنے سے قبل ایک اشکال کا جواب تحریر کیا جاتا ہے

کتب شیعہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف دیکھنے پر اشکال ہوتا ہے کہ یہ مردود تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کھلے دشمن ہیں، پھر تعریف کیوں کرتے ہیں؟ اسکے دو جواب ہیں:

(۱) یہ تعریف تقیہ کی بنا پر ہے جس پران کے ایمان کا مدار ہے، جیسا کہ تقیہ کے بیان میں ان کا مذہب لکھا جا چکا ہے کہ جو تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے "حق" میں ایسی تاثیر رکھی ہے کہ وہ بسا اوقات اہل باطل اور دشمنوں کی زبان پر بھی بولتا ہے۔ دنیا میں اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض و عناد سے کتب شیعہ بھری پڑی ہیں، ان نفوس مقدسہ کے حق میں ایسی فحش گالیاں بکتے ہیں کہ جس مسلمان کے قلب میں

ایمان کی ادراسی میں رمق ہو وہ کسی مومن سے ایسی بکواس شن کرا سے جہنم رسید کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔

فضائلِ متعہ

(۱) قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما من رجل تمتع ثم اغتسل الا خلق اللہ من کل قطرۃ تقطر منہ سبعین ملکا یستغفرون لہ الی یوم القیامۃ

(برہان المتعہ منہ ۱ توقیہ سید محمد تقی ہاشم ومحمد بن علی ملا محمد ارکم)

جعفر صادق کہتے ہیں کہ متعہ کے بعد غسل جنابت سے گرنے والے پانی کے ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ ستر فرشتے پیدا کرتے ہیں جو اس متعہ کرنے والے (منحوس) کے لئے قیامت تک مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔

(۲) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تمتع مرۃ امن من سخط الجبار ومن تمتع مرتین حشر مع الابرار ومن تمتع ثلاث مرات زاحمنی فی الجنان

(منہج الصادقین صفحہ ۴۹۲)

نبی علیہ سلام نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے خدا کے قہر سے نجات پائے، جو دو مرتبہ متعہ کرے اس کا حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہو، اور جو تین مرتبہ متعہ (اپنا رو سیاہ) کرے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ اعوذ باللہ من هذا البهتان العظیم ومن الکذب علی سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ الاطہار۔

(۳) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تمتع مرۃ واحدۃ عتق ثلثہ من النار ومن تمتع مرتین عتق ثلثاہ من النار ومن تمتع ثلاث مرات عتق کلہ من النار۔ (منہج الصادقین صفحہ ۳)

نبی علیہ سلام نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے اس کا تیسرا حصہ آگ سے نجات پا جاتا ہے جو دو دفعہ کرے اس کا دو تہائی اور جو تین دفعہ (منہ کالا) کرے اس کا تمام بدن آتش دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہے۔

(والعیاذ باللہ من شرور انفسنا)

(۴) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تمتع مرۃ درجتہ کدرجۃ الحسن ومن تمتع مرتین درجتہ کدرجۃ الحسین ومن تمتع ثلاث مرات درجتہ کدرجۃ علی ومن تمتع اربع مرات فدرجتہ کدرجتی

(تفسیر منہج الصادقین صفحہ ۴۹۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ایک مرتبہ متعہ کرے اسے حضرت حسن کا درجہ ملتا ہے اور جو دو مرتبہ متعہ کرے حضرت حسین کا درجہ، اور جو تین مرتبہ متعہ کرے وہ حضرت علی کا درجہ اور جو (العیاذ باللہ) چار مرتبہ متعہ کر کے (منہ کالا کرے) وہ میرے درجہ کو پا لیتا ہے۔

(۵) قال ابو جعفر علیہ السلام ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما اسری بہ الی السماء قال لحقنی جبرئیل علیہ السلام فقال یا محمد ان اللہ تبارک وتعالیٰ یقول انی قد غفرت للمتمتعین من امتک من النساء (من لا یحضرہ الفقیہ جزء ۳ ص ۱۵۰)

ابو جعفر فرماتے ہیں معراج کی رات جب حضور نبی علیہ السلام آسمانوں تک تشریف لے گئے تو فرمایا کہ جبرئیل مجھ سے ملے اور فرمایا کہ اے محمد! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تیری امت میں سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے والوں کو بخش دیا۔

اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں، اہل تشیع کے نزدیک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج سے تشریف لائے تو بجائے نماز کے تحفہ کے ان کے لئے بے شرمی اور حیا سوزی کا سامان لائے، اور العیاذ باللہ شیعوں کو یہ بشارت دی گئی کہ اسی میں تمہاری نجات اخروی کا راز پوشیدہ ہے۔

(۶) روی بکر بن محمد عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن المتعۃ فقال انی لاکرہ للرجل المؤمن ان یخرج عن الدنیا وقد بقیت علیہ خلۃ من خلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یقضہا (من لا یحضرہ الفقیہ جزء ۳ ص ۱۵۰)

جعفر صادق سے متعہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا میں کسی مومن کے لئے یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ دنیا سے اس حالت میں چلا جائے کہ اس کے ذمہ نبی علیہ السلام کی محبوب سنتوں میں سے کوئی سنت باقی ہو (یعنی متعہ کر کے سنت کا ادا نہ کیا ہو)

(۷) جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ، وہ اہل بہشت سے ہے (تحفۃ العوام ص ۲۷۱)

(۸) عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت کہ متعہ کرے (تحفۃ العوام ص ۲۷۱ ج ۲)

دیوثی و بے غیرتی کے مظاہرہ اور نفس امارہ کی تسکین کے لئے متعہ جیسا ہم خرما و ہم ثواب نسخہ بھی کافی نہ ہوا تو اس سے بھی آسان ترکیب "تحلیل" نکال کر بے غیرتی کو بھی شرما دیا۔ ابن بابویہ کتاب اعتقادات میں لکھتا ہے، واسباب حل المرأۃ عند نا اربعۃ النکاح وملک الیمین والمتعۃ والتحلیل، تحلیل کی تفسیر کتب شیعہ میں تلاش کرنے کا موقع نہیں ملا، ایک مجتہد سے دریافت کرنے پر بتایا کہ اس سے اباحۃ فرج مراد ہے، دنیا کا بدترین سے بدترین جانور بھی حضرت انسان کی اس شرافت کے سامنے شرم کے مارے سرنگوں ہے۔

شیعہ لوگوں کو سوچنا چاہیئے کہ ایک صدیق کی صداقت کے انکار سے ان پر کیا کیا آفتیں ٹوٹ پڑی ہیں، جن سے مذہب و روایات کی بندشوں سے تو وہ آزاد ہو ہی چکے، اخلاق و انسانیت بھی شیعہ معاشرے سے رخصت ہو گئی، فقط واللہ اعلم

۱۹ ذی قعدہ ۱۴۰۲ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیعوں کو اہم مشورہ
خالص شیعہ بن جاؤ تو سارے جھگڑے ختم

(مقتبس از تعزیہ حضرت الشیخ دامت برکاتہم، بعنوان سنہ ... آیا [illegible])

شیعہ کا مذہب بالاتفاق یہ ہے کہ یہ قرآن جو ہمارے پاس ہے اس کا ایک حرف بھی صحیح نہیں[1]، ان کے مذہب کی بنیاد اسی پر قائم ہے، اگرچہ بعض شیعہ قرآن کو دیکھتے اور تلاوت کرتے ہوں، ہمیں تو یہ ان میں لکھا ہے کہ یہ مسئلہ ان کے ہاں متواترات میں سے ہے، متواتر اسے کہتے ہیں کہ کسی چیز کے خبر دینے والے اس قدر ہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کے خلاف کو باور نہ کرا سکے، جیسا کہ مکہ کا وجود اس شخص کے لئے بھی یقینی ہے کہ جس نے مکہ نہ دیکھا ہو، اسی طرح ان کے نزدیک قرآن کا ایک حرف صحیح نہ ہونا اتنا یقینی ہے کہ اسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا، حالانکہ اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن کے ایک نقطہ کا انکار کر دینے والا بھی کافر ہے۔

ایک اعتراض اور اس کا حل

شاید آپ کہیں کہ شیعہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ وہ قرآن پڑھتے ہیں، قرآن ہمارے گھروں میں رکھا ہوا ہے، ہم پر یہ الزام غلط اور بلاوجہ ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ جب ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے، اور وہ ان کتابوں کو صحیح سمجھتے ہیں ان کو چومتے ہیں، سینوں سے لگاتے ہیں، اپنے گھروں میں رکھتے ہیں تو آخر یہ کتابیں اگر ان کے عقیدہ کے خلاف ہیں تو ان کے ساتھ یہ معاملہ کیوں ہے؟ میں نے ان کی کتابیں خوب دیکھی بھالی ہیں، ان کو خوب کھنگال کر دیکھا ہے، جو کہوں گا کسی کی مجال نہیں کہ اس کا ایک حرف بھی جھٹلا سکے، چاہیں تو کتاب نکال کر دکھاؤں گا، ان کی کتابوں میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک مجلس میں ایک مجتہد صاحب سے کسی نے پوچھا کہ قرآن کیسا ہے؟ تو جواب دیا کہ صحیح ہے، بعد میں ان کے کسی شاگرد نے کہا کہ آپ ہم کو تو رات دن یہ پڑھاتے اور سکھاتے رہتے ہیں کہ یہ قرآن غلط ہے اور آج آپ نے یہ نئی بات کہی، تو مجتہد صاحب کہنے لگے، قلتہ تقیۃ میں نے تقیہ کیا تھا۔

تقیہ کی حقیقت

تقیہ ان کے دین کا جزء ہے، تقیہ کے معنی ہیں جھوٹ بولنا، نفاق سے کام لینا، کسی کو دھوکہ

---

[1] ان حوالجات کی تفصیل عنوان "کیا شیعہ مسلمان ہیں؟" کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

دینا وغیرہ، ان کے مذہب میں تقیہ جائز ہی نہیں بلکہ بہت بڑا ثواب ہے، جو آدمی نفاق سے کام نہیں لیتا وہ بے دین ہے، اصول کافی کی روایت ہے لا دین لمن لا تقیۃ لہ[1] اور ایک روایت میں ہے لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ[2] یعنی جو شخص لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتا وہ بے دین اور بے ایمان ہے۔ دو چیزوں کو ملالیں۔ ایک یہ کہ ان کے ایمان میں سے یہ ہے کہ قرآن کا ایک حرف بھی صحیح نہیں۔ دوسری یہ کہ جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا فرض ہے بلکہ عین ایمان ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ وہ گھروں میں قرآن کیوں رکھتے ہیں سوائے دھوکہ دہی کے اور کیا ہو سکتا ہے جس کا نام انہوں نے تقیہ رکھا ہے ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اہلِ تشیع کا امتحان

ان شیعوں کا امتحان اس طرح لو کہ تم اگر قرآن کو صحیح کہتے ہو تو یہ بتادو کہ جن شیعہ مصنفین اور دیگر حضرات نے قرآن کو غلط کہا ہے وہ مسلمان ہیں یا کافر؟ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو قرآن کو غلط کہنے والے جتنے گزرے ہیں سب کو کافر کہو، اپنے مجتہدین کو جو یہ کہہ گئے ہیں کافر کہو اور ان کی ایسی کتابیں جلادو تو ہم مان لیں گے کہ تم اپنے دعوے میں سچے ہو، لیکن اگر ان کتابوں کو چھاپتے ہو، ان کی تعظیم کرتے ہو، ان کے مصنفین کو اپنا امام مان کر ان کا احترام کرتے ہو تو معلوم ہوا کہ کچھ دال میں کالا ہے۔

پچھلے دنوں قادیانیوں کا بھی اسی طرح امتحان ہوا کہ جب انہوں نے یہ کہا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں، ہمارا ختم نبوت پر ایمان ہے تو ان سے کہا جاتا تھا کہ تم غلام احمد کو کافر کہو، نیز کتابیں خاکستر کردو۔

حیدرآباد دکن کے صدیق دیندار چن بسویشور کے جو چند گنتی کے معتقدین ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم مجاہدین اسلام ہیں، ہمارا اسلام پر یقین ہے، ہم دیندار ہیں، ان سے بھی یہی کہا جاتا ہے کہ صدیق دیندار جو پہلے غلام احمد کا چیلا بنا، پھر ترقی کرکے خود نبی بن بیٹھا اور بعد میں خدائی کا دعوی کیا اسے کافر کہو، یہ عجیب بات ہے کہ غلام احمد قادیانی جو صدیق چن بسویشور کا پیر ہے وہ تو

---

[1] اصول کافی ص۴۸۳ [2] اصول کافی ص۴۸۴

صرف نبی ہوا اور اس کا مرید صدیق دیندار خدا بن گیا۔ ؏

بریں عقل و دانش بباید گریست

آخر کسی کے دعوے کے صدق و کذب کی کوئی کسوٹی اور معیار بھی تو ہوتا ہے، اس سے بہتر کوئی کسوٹی ہو تو بتا دو۔ آج اگر خدانخواستہ ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب لے آئے جس میں لکھا ہو کہ خدا کا وجود نہیں ہم اس کو چومیں، چاٹیں، غلاف چڑھائیں، سینوں سے لگائیں اور کہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں تو کیا کوئی ایسا بے وقوف ہے جو ہمارے اس دعوے کو ماننے کے لئے تیار ہو، یہی حال ہے ان شیعوں کا کہ ان کی کسی بھی کتاب میں یہ نہیں لکھا کہ قرآن صحیح ہے۔

شیعوں کی اہم کتب:

شیعوں کی اہم کتابیں کافی اور صافی ہیں۔ صافی دو ہیں، ایک اصول کافی کی شرح ہے دوسری تفسیر کے فن میں ہے، ان کتابوں کے حوالے اگر دیکھنے ہوں تو میری کتاب احسن الفتاویٰ میں ان کو تفصیل سے دیکھا جا سکتا ہے۔

بہرحال اصول کافی ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کا کوئی شیعہ انکار نہیں کر سکتا، دوسری کتابوں کے بارے میں وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم مجتہد ہیں اور ایک مجتہد پر دوسرے مجتہد کا قول حجت نہیں ہوتا، اس کا جواب یہ ہے کہ جن مجتہدین نے قرآن تک کا انکار کر دیا ہے ان کو کافر کیوں نہیں کہتے! نیز ان کی کوئی بات کرنا ہو تو اصول کافی کو پکڑنا چاہیئے اس کا وہ کسی طرح انکار نہیں کر سکتے، اسکی وجہ بھی سن لیجئے، کہتے ہیں کہ یعقوب کلینی نے اس زمانے میں یہ کتاب لکھی جبکہ امام مہدی کی غیبت صغریٰ کا زمانہ تھا، امام مہدی کے غار میں جا کر غائب ہونے کے بارے میں ان کا خیال یہ ہے کہ ایک زمانے تک جس غار میں وہ چھپے ہوئے ہیں ان کے خاص لوگوں کو اس کا علم تھا کہ کہاں ہیں یہ غیبت صغریٰ ہے اور بعد میں وہ ایسے غائب ہو گئے کہ کسی کو اس کا پتہ نہ چلا کہ اب وہ کہاں ہیں یہ غیبت کبریٰ ہے۔ یہ شیعہ بڑے نافرمان ہیں ان کا امام تو مسلمانوں سے ڈر کر غار میں چھپے اور یہ یہاں پھڑ پھڑ کر خواہ مخواہ کا فساد کر رہے ہیں۔

جس غار میں امام مہدی ہیں اسکا نام ہے غار سُرّ من رآہ، یعنی وہ غار جسکو دیکھ کر دیکھنے والا خوش ہو جائے، یعقوب کلینی نے اصول کافی لکھ کر غار میں جا کر امام مہدی کو دکھائی، امام مہدی نے دیکھ کر فرمایا، ھذا کاف لشیعتنا، یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے، یہی اسکی وجہ تسمیہ بھی ہے۔ اب اس کے ساتھ دو باتیں اور ملا دیں، ایک یہ کہ امام ان کے نزدیک معصوم ہوتا ہے

جھوٹ نہیں بولتا، دوسری یہ کہ امام عالم الغیب ہے تمام ماسبق سے اس سے غلطی نہیں ہوتی، تو جس کتاب کی تصدیق امام نے کی ہو نہ اس میں غلطی ہو سکتی ہے اور نہ اس میں جھوٹ کا احتمال ہے، اس کتاب کے سرورق پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے ھذا لما قال فیہ الامام الاکبر حجۃ اللہ المنتظر ھذا کاف لشیعتنا، واقعی یہ شیعوں کی پیاس کے لئے کافی ہے۔

شیعہ صرف قرآن کی تحریف ہی کے قائل نہیں بلکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن موجود کفر کے ستونوں کو مضبوط کرتا ہے۔

وتضمینہ من تلقاء نفسہ ما یقیمون بہ دعائم کفرھم (تنبیہ الحائرین)	خلفاء ثلاثہ نے قرآن میں وہ باتیں درج کیں جن سے وہ اپنے کفر کے ستونوں کو قائم کر سکیں۔

شیعہ کو موجود قرآن سے اس لئے عداوت ہے کہ اس میں شیعہ کی طرفداری نہیں کی گئی۔

لولا انہ زید فی القرآن ما نقص لما خفی حقنا علی ذی حجی (تنبیہ الحائرین)	اگر قرآن میں کمی بیشی نہ کی جاتی تو ہمارا حق کسی عقلمند پر مخفی نہ رہتا۔

شیعہ عقیدہ تحریف قرآن کو بعد تقیہ چھپانے کی خواہ کتنی ہی کوشش کریں مگر پھر بھی کبھی دل کی بات زبان پر آہی جاتی ہے، چنانچہ سید محمد دہلوی اپنی کتاب "ضربت حیدریہ" میں لکھتے ہیں:

ایں نظم قرآنی نظم عثمانی است بر شیعان اتباع بداں نشاید	قرآن کی موجودہ ترتیب عثمانی ہے اس لئے قرآن شیعوں پر حجت نہیں ہو سکتا۔

دل کا راز معلوم کرنیکا عجیب گُر

یہ امر تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہے کہ نشہ، جنون یا نیند وغیرہ کی بیہوشی میں دل کی باتیں زبان پر آجاتی ہیں بعض نفسیات سے واقف لوگ اس گُر کے ذریعہ دل کے راز معلوم کر لیتے ہیں۔ کوئی ایسی بات کہدی کہ سُننے والا طیش میں آکر ہوش کھو بیٹھے اور مخبوط الحواس ہو کر دل کی بات اُگل دے۔

جب مولانا عبد الشکور صاحب لکھنوی کے "النجم" نے رجوم الشیاطین بن کر دشمنان قرآن پر تابڑ توڑ حملے کئے اور ان پر سے تقیہ کی نقیس کو خاکستر کر کے ان کی اصل تصویر کو عریاں کر دیا تو شیعہ بلبلا اٹھے، "النجم" کے دفاع کے لئے مستقل تصانیف کے علاوہ تقریباً پچیس رسائل جاری کئے مگر "النجم" کے راکٹ کے سامنے وہ بیت العنکبوت سے زیادہ نہ ٹھیر سکے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد یکے بعد دیگرے سب نے دم توڑ دیا، ان رسائل میں سے ایک ہفتہ وار "ذوالفقار" بھی

سیالکوٹ سے جاری کیا گیا تھا اس کی یکم اپریل ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں علماء شیعہ کے خصوصی ترجمان اعجاز حسن بدایونی کا مضمون شائع ہوا تھا۔ ہم اس مضمون کا پہلے وہ حصہ پیش کرتے ہیں، جس سے ناظرین کو یقین ہو جائے گا کہ اعجاز حسن صاحب اس وقت "النجم" کی شدید ضرب سے بوکھلا کر ہوش کھو چکے تھے اس بیہوشی کے عالم میں انھوں نے سربستہ راز کو افشا کر دیا۔

چشم بددور "النجم" کیسا چمکیلا کوکب ہے جیسے دنیٰ والافلک جرمنی کا چمکتا ستارہ بس اتنا فرق ہے کہ اس کے پرتو سے بال کالے ہو جاتے ہیں اور اس کی خونی چمک سے قلوب عوام کالانعام کی بینائی پٹ ہو جاتی ہے۔

"النجم" خرافات و مفترات کا طومار ہے اور وہ ایک بے ثمر چیز ہے۔ "النجم" اپنی بے ڈھنگی رفتار سے فساد پھیلاتا ہے اور وہ اپنی چال سے کبھی کبھی چکمہ دیتا ہے "النجم" کی رنگت گرگٹ کے مانند بدلتی رہتی ہے اور وہ اول دن سے نیلگوں شیشہ فلک میں ضیا بار ہے۔ "النجم" کی نحوست یوم نحس مستمر سے بدرجہا زائد ہے کہ یہ روز بدل میں ایک مرتبہ دیکھنا پڑتا ہے اور "النجم" کی خونی شعاعیں ہر ماہ میں چمکتی ہیں اور مرئی بھی اثر دکھاتی ہیں۔ "النجم" کی پیشانی پر یہ آیہ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ایسی ہے جیسے پیر بے پیر کے سر پر تاج شفاعت یا عالم بے عمل کے سر پر قبائے ہدایت یا خلیفہ[1] پنچایت کے بدن میں قمیص خلافت یا جاہل احمق کی چندیا پر دستار فضیلت شیعوں عجب لطیفہ ہے کہ وہ خود گمراہ ہے لیکن ہدایت کا دم بھرتا ہے۔ اس کا مدیر اہل تفسیر فاسق و بے دین ہے لیکن ہم پر اپنا عیب لگاتا ہے خود مؤمن بالقرآن نہیں اور نمائندے ہم مشرب کا اپنا گناہ و بے لذت ہماری طرف منسوب کرتا ہے۔"

آگے چل کر مدیر "النجم" کو لکھتا ہے:

"تو تمھیں حیا نہیں آتی اور چلو بھر پانی میں ڈوب نہیں مرتے کہ قصہ پاک ہو —

یعنی جعلی بکواس سے توبہ کر لو۔

اب ہم اس حواس باختہ کے اُگلے ہوئے زہر سے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں:

"رسولؐ کی رحلت کے بعد قرآن کو مرتب ہونا دینی بدعت قرار پایا۔ بدعت پرستو

---

[1] خلیفہ سے مراد حضرت ابوبکر صدیق ہیں اور پنچایت سے مراد انصار و مہاجرین کا وہ تاریخی اجتماع ہے جس پر دنیائے اسلام ناز کرتی ہے جس میں حضرت صدیق اکبرؓ کا انتخاب عمل میں آیا تھا۔ یہ اجتماع اہل علم حضرات کی بھوپالی زندگی میں جمہوریت کی خشت اول کا درجہ رکھتا ہے۔

اگر تم سچے ہو تو قرآن کی صفات موجودہ عہد رسول والے قرآن پر منطبق کر دینا دنہ
اپنے دعوائے باطلہ سے تائب ہو جانا پھر کبھی اس قرآن کے اصلی ہونے کا دعویٰ نہ کرنا۔"
—— "مسٹر الدنجم تم کس منہ سے قرآن موجود کو پورا قرآن بتاتے ہو دیا کی الیکہ
اصلی قرآن میں سورۂ احزاب دو سو آیت کی تھی" —— "اس سورت میں
آیۂ رجم بھی تھی" —— "اور سنو، سورۂ توبہ کا صرف ایک حصہ رہ گیا ہے،
باقی تین حصے غائب ہو گئے" —— "بڑے افسوس کی بات ہے کہ قرآن کے
تواتر کا دعویٰ کیا جاتا ہے مگر حال یہ ہے کہ قرآنی آیات بڑی مشکل سے ملتی تھیں
معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں اصحاب میں کوئی بھی پورے قرآن کا حافظ نہ تھا"
—— "الغرض پورا قرآن موجود نہیں ہے اور نہ اسکا دعویٰ صحیح ہے" ——
"قرآن سے پورا سورۂ "نورین" غائب ہو گیا" —— "قرآن موجود میں دو مکمل
سورتے یعنی "حفد و خلع" بالکل مفقود ہیں" —— "یہ قرآن جو تمہارے زعم ناقص
میں مکمل ہے" —— "اگر آیۂ إنا له لحافظون کے ذریعہ سے اصل و غیر مجروح قرآن
کی حفاظت کا وعدہ خدا نے فرمایا تھا تو وہ کہاں محفوظ رہا" —— "پس اگر عہد رسول
والا قرآن غیر مخلوق ہے جو مجموع اور مجلد نہ تھا تو اسکا وجود صفحۂ ہستی سے غائب ہے
اور اگر یہ قرآن مراد ہے تو اس کے خالق جناب عثمانؓ ہیں پھر کیسے قدیم ہو سکتا ہے"
"حضرت ابوبکرؓ کا قرآن غلط ثابت ہوا جس کی ہر ایک آیت دو راویوں کی گواہی سے
لکھی گئی تھی۔ اسمیں فضول بھرتی ثابت ہونے سے عدل صحابہ اور ایمان صحابہ کے
ساتھ حضرت ابوبکر کا ایمان بھی رخصت ہوا کہ یہ سب کے سب غلط قرآن پر ایمان رکھتے تھے"
—— "مگر آپ نے (حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ایجاد بندہ فرمائی۔ اب
بتاؤ اصلی قرآن کہاں محفوظ رہا" —— "آیات کی بیہودگی ملاحظہ ہو" ——
"دوسری آیت بالکل بے ربط مقام میں لکھی گئی ہے جیسے آیۂ تطہیر ازواج نبی کے
تذکرہ میں ٹھونس دی گئی ہے" —— "اور سنو بارہویں پارہ کے چوتھے رکوع
میں طوفان نوح کا قصہ عجیب عنوان میں لکھا گیا ہے جس سے جامع قرآن کی
جہالت کا طوفان بے تمیزی اُبلتا ہے" —— "کیوں میاں عبدالشکور سچ کہنا
یہی ترتیب مطابق لوح محفوظ ہے کیا یہی بے ڈھنگی ترتیب توقیفی ہے، کیا اسی

حقیقت شیعہ —— ۵۰

اونہی ترتیب کی حفاظت کا خدا نے وعدہ فرمایا ہے۔ کیا اس ترتیب پر آپ کا اور
جامع القرآن کا ایمان ہے؟

کیا ان اقتباسات کو دیکھنے کے بعد بھی کوئی سیدھا سادہ مسلمان شیعہ کے گھر میں قرآن یا اس کے
پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ دیکھ کر اس دھوکے میں آسکتا ہے کہ شیعہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہم کا ایک شیعہ مجتہد سے مناظرہ اور مجتہد صاحب کا فرار

ایک دفعہ ایک شیعہ مجتہد نے تقریر میں عام مناظرہ کا چیلنج دیا کہ جو چاہے میرے مقابلہ میں آجائے۔ سندھ کے ایک مقام پر مجھے بلایا گیا کہ ایک شیعہ عالم بار بار پکار کر مناظرہ کا چیلنج دے رہا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے تجربہ ہے کہ جب بھی میں جاتا ہوں وہ لوگ مناظرہ کو تیار نہیں ہوتے۔ خواہ مخواہ میرا وقت ضائع ہوگا، انہوں نے کہا کہ اس میں اہل سنت کی ذلت ہے، تو میں تیار ہوگیا، کتابیں لے کر مناظرہ کے مقام پر پہنچا، لوگوں کا مجمع تھا، بات وہی نکلی جو میں نے شروع میں کہی تھی وہ شیعہ مناظرہ کو تیار نہ ہوا اور عذر یہ بیان کیا کہ اس سے فتنہ فساد پھیلتا ہے تو میں نے کہا کہ جب بلایا تو آپ لوگوں نے خود تھا فساد پھیلتا ہے تو آپ نے چیلنج کیوں دیا؟ لیکن جب وہ کسی طرح بھی تیار نہ ہوئے تو میں نے کہا کہ واقعی ٹھیک کہا آپ نے اس سے فتنہ فساد پھیلتا ہے مگر یہ جو صلح ہے اسے پائیدار ہونا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ آج صلح ہو اور کل کو میدان خالی دیکھ کر پھر چیلنج شروع کردیں اسلئے میں پائیدار صلح کی چند صورتیں پیش کرتا ہوں آپ ان میں سے جو صورت پسند کریں اسے انتخاب کریں۔

صلح کا پہلا طریق:

صلح کی بنیاد اس پر رکھی جائے کہ جس کے قبضے میں مرکز ہیں اس مذہب کو لے لیا جائے خواہ مخواہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا لینا ٹھیک نہیں ہے مرکزوں کو فیصل مقرر کرنا چاہیے۔

پہلا مرکز اللہ تعالیٰ:

شیعہ کے نزدیک سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ یہ عقیدہ رکھو کہ اللہ بے عقل ہوتی ہے ہیں ایک لفظ اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ کتاب بجائے قرآن کو دکھاوی، اصول کافی کی روایت ہے۔ معظم اللہ تعالیٰ مثل اللہ لہ (اصول کافی ص ۴۰) دوسری روایت ما عبد اللہ بشئ مثل البداء (اصول کافی صفحہ) تیسری روایت سمعت الرضا علیہ السلام قال ما بعث اللہ نبیا قط الا بتحریم الخمر

(ان یقس اللہ بالبدا اھ (اصول کافی ص۴۰)

بداء کے معنی ان کے ہاں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی کام کر بیٹھتے ہیں بعد میں پچھتاتے ہیں کہ ارے غلطی ہوگئی نعوذ باللہ منہ۔ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر غلطی سے پاک ہے اور تمہارے نزدیک اللہ تعالیٰ سے غلطی ہو سکتی نہ ہے بلکہ ہوتی رہتی ہے تو یوں سمجھو کہ معاذ اللہ شیعہ کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے غلطی ہوگئی۔ بہرحال یہ مرکز مسلمانوں کے ساتھ ہے۔

دوسرا مرکز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

رسول معصوم ہوتے ہیں وہ کسی سے دب کر یا ڈر کر کوئی کام نہیں کرتے یہ ہمارا عقیدہ ہے اور شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول بھی تقیہ کرتا ہے (لادین لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص۴۸۳) اور لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص۴۸۴) نبی اور رسول بھی جب تک جھوٹ اور فریب سے کام نہ لے وہ ایماندار نہیں ہو سکتے۔ نعوذ باللہ منہ

تیسرا مرکز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد :

اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خصوصیت حاصل ہے اور حضرت حسین شیعہ کے مذہب میں العیاذ باللہ بہت بڑے منحوس ہیں۔ نقل کفر کفر نباشد، ورنہ زبان یہ کہنے کو تیار نہیں ہوتی۔ شیعہ کی کتاب عـــہ میں ہے کہ جبرئیل امین حضور کے پاس آئے اور حضرت حسین کی بشارت دی اور کہا کہ وہ شہید ہوگا، تو آپ نے فرمایا مجھے ایسا نواسہ نہیں چاہیئے جو شہید ہو، پھر دوسری دفعہ جبرئیل آئے اور یہی کہا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا نواسہ نہیں چاہیئے، پھر تیسری دفعہ جبرئیل آئے اور کہا کہ: تمہیں اور ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ امام بنائیں گے تب آپ راضی ہوگئے پھر آپ نے حضرت فاطمہؓ کے پاس آدمی بھیجکر بشارت دی، اس نے کہا کہ ایسا بیٹا نہیں چاہیئے جو شہید ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ہوگا تو بھی حضرت فاطمہ بادل نخواستہ راضی ہوئیں گویا کہ شہادت کی نحوست امامت سے بھی نہیں دھل سکی، اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا، حالانکہ قرآن کریم کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کو ماں کا شکر گزار ہونا چاہیئے کیونکہ اس نے کتنی تکلیفیں جھیل کر اسے جنا ہے اور یہ لوگ اسے فاطمہؓ وحسینؓ پر چسپاں کر رہے ہیں، پھر یہ لوگ کہتے ہیں کہ امام چونکہ عالم الغیب ہوتا ہے اس لئے حضرت حسین کو پتہ چل گیا کہ ان کی والدہ ان کو نہیں چاہتیں تو انہوں نے انتقام لیا اور ان کا دودھ پینے سے انکار

عـــہ یہ حوالہ کیا شیعہ مسلمان ہیں؟ کے تحت گزر چکا ہے ۱۲ منہ

کردیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں رکھتے وہ چوستے اور اس سے سیر ہوتے، دیکھئے کس طرح ماں اور بیٹے میں عداوت ظاہر کر رہے ہیں، اسی واقعہ کو شیعہ شاعر نے یوں نظم کیا ہے ؎

ہائے رے شبیر مظلومی تری	رد ہوئی تیری بشارت تین بار
گرچہ راضی ہو چکی تھیں فاطمہ	پھر بھی تھی تیری ولادت ناگوار
کرتی ہے اس رمز کو قرآن میں	اثنۃ کرھا کی آیت آشکار
تجھ کو بھی غیرت کا ایسا جوش تھا	دودھ اس ماں کا نہ چوسا زینہار

چوتھا مرکز حرمین شریفین :

یہ ہمارے قبضہ میں ہیں۔

پانچواں مرکز قرآن مجید :

یہ بھی مسلمانوں کے پاس ہے شیعہ تو اس کی صحت ہی کے قائل نہیں[1]

صلح کا دوسرا طریق

صلح کی دوسری صورت یہ ہے کہ باری کا طریقہ اختیار کیا جائے یعنی کچھ مدت کے لئے سب سنی بن جاؤ اور کچھ عرصہ سب شیعہ، تاکہ اتفاق و اتحاد رہے، آگے اس میں اختلاف ہوگا کہ پہلے شیعہ بنیں یا سنی، اسکا فیصلہ یوں کریں کہ جس کے پاس قانون فی الحال موجود ہے اس مذہب کو فی الحال لے لیا جائے، ہمارا قانون قرآن و حدیث موجود ہے اور شیعہ کا قرآن امام مہدی کے پاس غار میں ہے جو اونٹ کی ران کے برابر موٹا اور ستر گز لمبا ہے وہ تو یہاں موجود ہی نہیں، جس مذہب کا قانون ہی نہیں اس کو لیکر کیسے کام چلے گا اس لئے فی الحال سب شیعہ مسلمان بن جائیں جب بھی امام مہدی آپ کی کتاب لے آئیں گے ہم سب ان کے ساتھ ہو جائیں گے آپ ہم سے اس بارے میں معاہدہ لکھوالیں پھر اس کو رجسٹری بھی کرالیں۔

تیسرا طریق کار

اگر صلح کے یہ طریقے منظور نہیں تو آسان سی بات یہ ہے کہ شیعہ اصلی شیعہ بن جائیں تو سب

---

[1] اس کے حوالے عنوان "کیا شیعہ مسلمان ہیں" کے تحت گزر چکے ہیں۔ ۱۲ منہ

جنت سے محروم ہو جائیں گے، کیونکہ شیعہ مذہب میں یہ احکام ہیں۔

(۱) سیاہ لباس پہننا حرام ہے، عبارات ملاحظہ ہوں۔

(ا) قال امیر المؤمنین علیہ السلام فیما علّم اصحابہ لا تلبسوا السواد فانہ لباس فرعون کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ لبس السواد الا فی ثلاثۃ العمامۃ والخف والکساء (من لا یحضرہ الفقیہ الجزء الاول ص)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ کالے کپڑے نہ پہنیں کیونکہ یہ فرعون کا لباس ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پگڑی، موزے اور چادر کے سوا دوسرے لباس میں سیاہ رنگ کو برا سمجھتے تھے۔

(ب) سئل الصادق علیہ السلام عن الصلوٰۃ فی القلنسوۃ السوداء فقال لا تصل فیہا فانہا لباس اہل النار (من لا یحضرہ الفقیہ الجزء الاول ص)

جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ کالی ٹوپی میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا اس میں نماز نہ پڑھی جائے اسلئے کہ یہ جہنمیوں کا لباس ہے۔
(ایضاً)

(ج) روی اسمٰعیل بن مسلم عن الصادق علیہ السلام انہ قال اوحی اللہ تعالیٰ الی نبی من انبیائہ قل للمؤمنین لا تلبسوا لباس اعدائی ولا تطعموا مطاعم اعدائی ولا تسلکوا مسالک اعدائی فتکونوا اعدائی فاما لبس السواد للتقیۃ فلا اثم فیہ
(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۳۰)

جعفر صادق کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی پر وحی بھیجی کہ مومنین سے کہہ دو میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنیں، ان کے کھانے نہ کھائیں اور ان کے راستے پر نہ چلیں، اگر وہ ایسا کریں گے تو میرے دشمن بن جائیں گے، ہاں البتہ تقیہ کے طور پر سیاہ لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں۔
(ایضاً)

(د) فقد روی عن حذیفۃ بن منصور انہ قال کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام بالحیرۃ فاتاہ رسول ابی العباس الخلیفۃ یدعوہ فدعا بممطر احد وجہیہ اسود والآخر ابیض فلبسہ ثم قال علیہ السلام اما انی البسہ وانا اعلم انہ لباس اہل النار
(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۳۰)

حیرہ میں خلیفہ ابوالعباس کا قاصد امام جعفر صادق کو بلانے آیا آپ نے بارش سے بچاؤ کا ایک ایسا کپڑا منگوایا جس کی ایک جانب سیاہ اور دوسری سفید تھی امام جعفر نے اسے پہن کر فرمایا میں اسے یہ جان کر پہن رہا ہوں کہ یہ دوزخیوں کا لباس ہے
(ایضاً)

(۲) ماتم کرنا کافروں کا کام ہے۔

(ا) عن ابی جعفر قال ان الصبر والبلاء يستبقان الى المؤمن فيأتيه البلاء وهو صبور وان الجزع والبلاء يستبقان الى الكافر فيأتيه البلاء وهو جزوع قال قلت له ما الجزع قال اشد الجزع الصراخ بالويل والعويل ولطم الوجه والصدر وجز الشعر من النواصي

(فروع کافی ص ۱۲۲ ج ۱)

جعفر صادق کہتے ہیں کہ صبر و مصیبت مومن کے پاس آتے ہیں، چنانچہ مومن پر آفت آتی ہے تو وہ صابر رہتا ہے، ایسے ہی جزع و مصیبت کافر کے پاس آتے ہیں، چنانچہ کافر کے پاس آفت آتی ہے تو وہ جزع فزع کرنے لگتا ہے امام جعفر سے جب پوچھا گیا کہ جزع کیا ہے تو فرمایا اشد ترین جزع یہ ہے کہ واویلا کیا جائے چہرہ اور سینہ شیعوں کی طرح پیٹا جائے اور پیشانی کے بال نوچے جائیں۔

(ب) من اقام النياحة فقد ترك الصبر واخذ في غير طريقه

(فروع کافی ص ۲۲۲ ج ۲)

جس نے ماتم اور نوحہ کی مجلس قائم کی اس نے صبر کو چھوڑ کر غیر طریق اختیار کیا

(فروع ص ۲۲۲ ج ۲)

(۳) سنی امام کے پیچھے پہلی صف میں نماز پڑھنا اتنا ثواب ہے جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے میں۔

من صلى معهم في الصف الاول كمن صلى خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم

(من لا يحضره الفقيه باب الجماعة)

جس نے اہل سنت کے ساتھ صف اول میں نماز پڑھی وہ ایسا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔

(۴) مناظرہ کرنا حرام ہے اس لئے کہ یہ تقیہ کے خلاف ہے اور تقیہ نہ کرنے والے کا ایمان باقی نہیں، اس کے حوالے پہلے بتائے جا چکے ہیں۔

(۵) ڈاڑھی رکھنا اور مونچھیں کٹانا واجب ہے۔

یہ سب کام کرنے لگو تو کیا کوئی اختلاف باقی رہ سکتا ہے۔ شیعہ مذہب میں تقیہ فرض ہے آپ تقیہ کر کے سُنی بن جائیں تو سب جھگڑے ختم ہو جائیں۔ شیعہ کی کتابوں میں مدح صحابہ کی روایات موجود ہیں اور نہج البلاغہ میں حضرت علیؓ کے کئی خطبے منقول ہیں جن میں انہوں نے شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مدح کی ہے اس لئے آپ بھی مدح صحابہ کے جلسے کیا کریں۔

ایسے حوالے مضمون کتب شیعہ میں حضرات شیخین اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف میں گزر چکے ہیں۔

پھر جب آپ لوگ سب شیعہ بن جائیں گے تو امام مہدی غار سے باہر نکل آئیں گے، کیونکہ شیعہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب تین سو تیرہ شیعہ روئے زمین پر ہو جائیں گے تو امام مہدی غار سے باہر آجائیں گے۔

آپ شیعہ جتنے بھی ہیں، امام مہدی کے حق میں ان کو آپ نے اپنے کرتوتوں سے غار میں دھکیل رکھا ہے، اپنے امام پر کتنا بڑا ظلم کر رہے ہو، نیز آپ کے خالص شیعہ نہ بننے سے کتنا بڑا فساد ہو رہا ہے، دنیا گمراہ ہو رہی ہے۔ آپ شیعہ بن جائیں تو امام مہدی آجائیں گے اور سارے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

حاضرین سے

یہی اور کچھ نہیں تو آپ یہاں پر کم از کم تین چار سو شیعہ موجود ہیں آپ سب یہیں پر عزم کر کے پکے شیعہ بن جائیں تو فیصلہ ہو جائے گا امام مہدی آجائیں گے۔ اگر آپ اتنی تعداد میں ہوتے ہوئے صرف تین سو تیرہ شیعہ بھی نہیں لا سکتے تو معلوم ہوا کہ دنیا میں شیعیت سب منافق ہیں چنانچہ آپ کی کتابوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے ائمہ شیعہ کا یہ فیصلہ موجود ہے کہ ہمارے سب شیعہ منافق اور مرتد ہیں۔ شیعہ علماء نے ان امور کا کچھ جواب نہ دیا اور مجلس مناظرہ برخواست ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں اور صراط مستقیم پر قائم رکھیں آمین۔

لے اگر مردہ ایشان (شیعہ) بیست صد و سیزدہ (۳۱۳) کسی بجنبیت اجتماعی صد امام بر شود (رسالہ ... ص ۳۲)

ملہ یہ حوالے عنوان "کیا شیعہ مسلمان ہیں" کے تحت گزر چکے ہیں۔

ضمیمہ رسالہ "حقیقتِ شیعہ"

سوال : شیعہ کی خباثتیں تو ظاہر ہیں مگر ان پر کفر کا فتویٰ کن وجوہ کی بناء پر ہے؟ ذرا تفصیل سے وضاحت فرمائیں۔

ان کے ذبیحہ اور ان سے نکاح کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

تکفیرِ شیعہ کی وجوہ بے شمار ہیں، ان میں سے جو زبان زد معروف، خواص وعوام میں مشہور اور ان کی تقریباً سب کتابوں میں مذکور ہیں وہ تحریر کی جاتی ہیں۔

① عقیدۂ تحریفِ قرآن۔
② اللہ تعالیٰ کے بارہ میں عقیدۂ بدا۔
③ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف تقیہ جیسے نفاق کی نسبت۔
④ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر ونفاق کی نسبت۔
⑤ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔
⑥ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، جس کا اعلان روزانہ ہر شیعہ مؤذن لاؤڈ اسپیکر پر اپنی منکر ترین اذان میں کرتا ہے۔
⑦ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر ونفاق کی نسبت۔
⑧ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔
⑨ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، جس کا اعلان اذان میں لاؤڈ اسپیکر پر کرتے ہیں۔
⑩ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کی طرف کفر ونفاق کی نسبت۔
⑪ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔
⑫ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، روزانہ اذان میں لاؤڈ اسپیکر پر اس کا اعلان کرتے ہیں۔
⑬ دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی تین کے سوا سب کو کافر ومنافق کہتے ہیں۔
⑭ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تزکیہ وتطہیر نصِ قرآن سے ثابت ہے،

یہ ملعون و مردود اس کا انکار کرتے ہیں اور آپ پر معاذ اللہ زنا کی تہمت لگا کر اللہ تعالیٰ کی تکذیب اور قرآن کریم کی تغلیط کرتے ہیں ۔

(۱۵) اپنے اماموں کو معصوم اور عالم الغیب سمجھتے ہیں۔

(۱۶) اماموں کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں۔

(۱۷) ختم نبوت کے منکر ہیں، اس لئے کہ اپنے اماموں میں اجرائِ نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

(۱۸) متعہ جیسی حرام کاری اور پرلے درجہ کی بے غیرتی اور دیوثی کو حلال بلکہ بہت بڑے اجر و ثواب کا کام، جہنم سے نجات، اور جنت میں ترقی درجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

(۱۹) تحلیل جیسی حرام کاری اور انتہائی بے غیرتی و دیوثی کو حلال سمجھتے ہیں۔

وجوہ مذکورہ کی بناء پر یہ مردود دوسرے کفار یہود، نصاریٰ، ہندو، سکھ، بھنگی، چمار وغیرہ سے بھی بدتر ہیں، اکفر الکفار ہیں۔

شیعہ کا ذبیحہ مردار اور حرام ہے اور شیعہ عورت یا مرد سے کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

ان کو اہل کتاب کے حکم میں سمجھنا بالکل غلط ہے اس لئے کہ یہ بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور اندرونی طور پر عقائد اسلام میں تحریف و الحاد کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی مساعی میں سرگرم رہتے ہیں، ایسے کفار کو زنادقہ کہا جاتا ہے۔

زنادقہ کے احکام یہ ہیں :

(۱) واجب القتل ہیں۔

(۲) گرفتار ہونے کے بعد ان کی توبہ بھی قبول نہیں، گرفتار ہونے سے قبل توبہ کر لیں تو قبول ہے۔

(۳) ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

(۴) ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔

ان مردودوں نے نہ صرف عقائد اسلام میں تحریف کی بلکہ اسلام کے ارکان و احکام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق وغیرہ کو بھی مکمل طور پر مسخ کر کے

اسلام کے مقابلہ میں اپنا الگ مستقل مذہب پیدا کیا ہے اس لئے ان کو مسلمانوں کا فرقہ سمجھنا بالکل غلط ہے، یہ مردود عقائد کے علاوہ نماز، روزہ وغیرہ تمام احکام میں بھی مسلمانوں سے بالکل الگ مذہب رکھتے ہیں۔

یہ حقیقت خوب ذہن نشین کرلیں کہ اس فرقہ کی ابتداء مسلمانوں سے کسی مذہبی اختلاف کی بناء پر نہیں ہوئی بلکہ اسلام کے خلاف یہودیوں کی سازش نے اس فرقہ کو جنم دیا ہے۔

بعض مسلمانوں کو ان زنادقہ کے بارہ میں دو غلط فہمیاں ہیں:

① ان میں بعض فرقے یا بعض افراد ایسے ہیں جو تحریف قرآن اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر تفضیل ائمہ وغیرہ کے قائل نہیں۔

② ان کے عوام کو تحریف قرآن اور تفضیل ائمہ جیسے عقائد کا علم نہیں۔

جو حضرات ان دو غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں انہوں نے کتب شیعہ کا مطالعہ نہیں کیا اور ان کے عوام کا جائزہ نہیں لیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ان میں مرد و عورت، چھوٹا بڑا، بوڑھا بچہ، کوئی فرد ایسا نہیں جو تحریف قرآن کا عقیدہ نہ رکھتا ہو، ہر خاص و عام اور جاہل سے جاہل کے دل میں بھی یہ عقیدہ خوب راسخ ہے، ان میں عقیدۂ تحریف قرآن بالکل اسی طرح متواترات، مسلمات، اور بدیہیات و ضروریات دین میں سے ہے جیسے مسلمانوں میں صداقت قرآن اور نماز روزہ۔

اگر یہ ناممکن مفروضہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ ان کے عوام کو ایسے عقائد کا علم نہیں تو بھی کفر و زندقہ کے حکم سے شیعہ کے کسی فرد کو بھی خارج نہیں کیا جا سکتا، اس لئے کہ کسی مذہب میں دخول کا حکم لگانے کے لئے اس مذہب کے عقائد کی تفصیل کا علم ضروری نہیں، بلکہ اس مذہب کی طرف صرف انتساب کافی ہے، مثلاً کسی کو مسلمان قرار دینے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اسے عقائد اسلام کی تفصیل معلوم ہو، بلکہ اتنا کافی ہے کہ وہ خود کو مذہب اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو، یعنی ایمان مجمل کے عمل سے اسلام میں داخل ہو جائے گا، بشرطیکہ اسلام کے خلاف کوئی عقیدہ نہ رکھتا ہو، لہٰذا ہر وہ شخص جو خود کو مذہب شیعہ کی طرف منسوب کرتا ہے وہ شیعہ ہی ہے اس لئے وہ

بھی کافر اور زندیق ہے اگرچہ اپنے مذہب کے عقائد کی تفصیل سے بے خبر ہو۔

یہ محض بطور ارخاء عنان و فرض محال لکھ دیا ہے ورنہ حقیقت وہی ہے کہ ان مردودوں کے عقائد مذکورہ ہر شیعہ بچے کی گھٹی میں پڑے ہوئے ہیں جیسے مسلمان اپنے بچوں کو ہوش سنبھالتے ہی اللہ، رسول، قرآن جیسے موٹے موٹے عقائد اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اسی طرح ان مردودوں کا کوئی بھی بچہ جیسے ہی ہوش سنبھالتا ہے یہ تحریف قرآن جیسے عقائد اس کے دل و دماغ کی گہرائیوں میں اتار کر اسے مکمل طور پر شیعہ اور کافر و زندیق بنا دیتے ہیں۔

اس انتہائی مکار، عیار، تخریب کار، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بہت خطرناک سازشوں میں ہر وقت مصروف کار، دغا بازی و فریب دہی کے فن میں ہر زمانہ میں پوری دنیا میں اول نمبر شہرہ آفاق ماہر، یہود نژاد قوم کو جس کے مذہب کی بنیاد ہی مکر و فریب اور اسلام اور اہل اسلام کے خلاف بغض و عناد و تخریب کاری پر ہے۔ اور ایسی شاطر و بہ صفت نسل کو اپنے بچوں کی ذہنی تربیت اور ان کے دل و دماغ میں اپنے مذہب کی بنیاد اتارنے کی کوشش و محنت میں مسلمانوں سے کم سمجھنا صرف سادہ لوحی ہی نہیں بلکہ پرلے درجے کی حماقت اور انتہائی فریب خوردگی ہے۔

ان مردودوں کے دین و ایمان کی بنیاد ہی تقیہ پر ہے، اسلئے اگر کوئی شیعہ قرآن پر ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو یقیناً وہ تقیہ کر رہا ہے، اس کی مثالیں خود انہی کی کتابوں میں موجود ہیں۔

جب ان پر ان کی کتابیں پیش کی جاتی ہیں تو جواب دیتے ہیں:

"ہم میں سے ہر شخص مجتہد ہے اس لئے جس مصنف نے تحریف قرآن کا قول کیا ہے وہ اس کا اپنا اجتہاد ہے جو ہم پر حجت نہیں۔"

ایسی صورت میں ان کے تقیہ کا پول کھولنے کے دو طریقے ہیں:

(۱) عقیدۂ تحریف قرآن "اصول کافی" میں بھی موجود ہے، اور اس کتاب کے بارہ میں ان کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی نے اس کی تصدیق کی ہے، یہ لوگ امام مہدی کی تصدیق اس کتاب کے سرورق کی پیشانی پر چھاپتے ہیں، اور انکے عقیدہ

کے مطابق ان کا ہر امام فعلی سے معصوم اور عالم الغیب ہے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی افضل ہے، اس لئے ان کا "اصولِ کافی" کے فیصلہ سے انکار کرنا اپنے امام کی عصمت اور اس کے علم غیب سے انکار کرنا ہے۔

(۳) ان کے جن مصنفین نے تحریفِ قرآن کا قول کیا ہے یہ ان سب کو کافر کہیں اور ایسی تمام کتابیں جلادیں پھر اپنے اس قول و فعل کا اخباروں میں اشتہار دیں۔

میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شیعہ بھی اس پر آمادہ نہیں ہوسکتا، جو شخص بھی چاہے اس کا تجربہ کرکے دیکھ لے۔

میں نے کئی شہروں میں خاص طور پر ان مروّدوں کے محلّوں میں ایسے امام باڑوں کے سامنے جا کر بڑے بڑے جلسوں میں بار بار یہ اعلان کیا ہے:

"جو شیعہ "اصول کافی" کو مجمع میں پھاڑ کر جلادے اور اسکے مصنف کو کافر کہے، پھر اپنے اس قول و فعل کا اخباروں میں اشتہار دے میں اسے ایک لاکھ روپے دوں گا، لاکھ روپے جمع کرنے کے لئے مجھے چندہ نہیں کرنا پڑے گا، اپنے پاس سے دونگا، میرے اللہ نے مجھے بہت دیا ہے، جتنے شیعہ بھی اعلان کرتے جائیں گے ہر ایک کو لاکھ روپے دیتا جاؤں گا۔"

مگر آج تک کوئی ایک شیعہ بھی ایسا پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی قیامت تک ہوسکتا ہے۔ کیا اس کے بعد بھی کسی کو اس حقیقت میں کسی قسم کے تامل کی کوئی گنجائش نظر آسکتی ہے کہ بلا استثناء شیعہ کا ہر فرد کافر اور زندیق ہے۔

کیا کوئی مسلمان "دیّوث" بننا برداشت کرسکتا ہے؟:

بعض سادہ لوح مسلمان کہتے ہیں:

"ہمارا ہمسایہ شیعہ ہے، اسکے ساتھ ہمارے بہت پرانے تعلقات ہیں، فلاں شیعہ ہمارا ہم جماعت ہے، فلاں شیعہ کاروبار میں شریک ہے، اس لئے اسکے ساتھ دوستی ہے، اس سے تعلقات منقطع کرنا بہت مشکل ہے، مروّت کے سخت خلاف ہے۔"

ایسے لوگ یہ بتائیں:

"اگر کوئی آپ کی ماں، بیٹی اور بیوی کو فاحشہ، زانیہ اور بدکار کہے تو آپ

کسی مروت کی وجہ سے اس کے ساتھ تعلقات رکھ سکتے ہیں؟"

شیعہ مردود ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں ایسی بکواس کرتے ہیں، جبکہ آپ کی پاکبازی کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے مگر یہ مردود اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟

(۱) پوری امت کی ماں، امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سب سے افضل،

(۲) سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چہیتی بیوی، سب بیویوں سے زیادہ مقرب،

(۳) پوری امت میں سب سے افضل اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مقرب خلیفۂ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی۔

اب سوچیں کہ آپ اپنی ماں، بیٹی، بیوی پر ایسی تہمت لگانے والے سے تعلقات نہیں رکھ سکتے تو پوری امت کی ماں، دونوں جہانوں کے سردار کی بیوی، اور پوری امت میں افضل ترین شخصیت کی صاحبزادی کے حق میں ایسی بکواس کرنے والے، اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کو جھٹلانے والے، پوری امت کی ماں کو "بدکار" کہنے والے، سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پوری امت کو "دیوث" کہنے والے بدبختوں سے تعلقات رکھنا کیسے گوارا کر لیتے ہیں!

بتائیے! ایسا شخص انتہائی بے درین ہونے کے علاوہ انتہائی بے غیرت اور دیوث نہیں؟ ایمان اور غیرت دونوں کا جنازہ نکل گیا ہے۔

اگر آپ ویسے کسی شیعہ سے تعلقات منقطع کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے تو اس کی ماں، بیٹی اور بیوی کو بدکار کہیں، پھر دیکھیں وہ آپ سے تعلق رکھے گا؟ حالانکہ ان کے مذہب میں متعہ جیسی بدکاری تو بہت بڑا کار ثواب ہے، اس کے باوجود بدکاری کی تہمت تو درکنار متعہ بازی کا طعنہ بھی ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

ان دشمنان اسلام کی کفریات اور سیاہ کاریوں کی تفصیل میری کتاب "حقیقت شیعہ" میں ہے، علاوہ ازیں تکفیر شیعہ پر علماء کرام کا متفقہ فیصلہ ساڑھے تین سو صفحات پر شائع ہوا ہے جس پر دنیا بھر کے علماء کی تصدیقات ہیں (ماہنامہ الفرقان لکھنو اور بینات کراچی) واللہ تعالیٰ ھو الہادی الی سبیل الرشاد۔

رشید احمد
ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

کیا آپ جانتے ہیں

- آج گھر گھر لڑائی اور دنگا فساد کیوں برپا ہے؟
- ہماری نوجوان نسل مادر پدر آزاد، اعلیٰ اخلاقی اقدار سے عاری ہے اور روپے کی دوڑ میں تمام حدود کیوں پھلانگ چکی ہے؟
- میاں بیوی، اولاد و والدین اور استاذ و شاگرد آپس میں دست و گریباں کیوں ہیں؟
- ہم پر انواع و اقسام کے امراض، آفات و بلیات اور حوادث کی بہتات کیوں ہے؟
- ہر قسم کے اسباب راحت اور دنیوی آسائشوں کے باوجود لوگ زندگی سے تنگ اور آمادہ خودکشی کیوں ہیں؟
- اگر آپ ان سوالوں کا جواب جاننا چاہتے ہیں ——— تو

فقیہ العصر عارف باللہ محبوب ربانی حضرت مفتی **رشید احمد** صاحب لدھیانوی دامت برکاتہم کے مطبوعہ مواعظ کا مطالعہ کیجیے جن کو پڑھ کر اب تک لاتعداد مسلمانوں کی زندگیوں میں انقلاب آگیا۔ ان گنت نوجوانوں کی صورتیں سنت نبویہ کے سانچے میں ڈھل گئیں۔ بے شمار آوارہ گرد بے پردہ خواتین شرعی پردہ کی پابند بن گئیں اور در بدر دھکے کھانے والے پریشان حال لوگوں کی پریشانیاں زائل ہو گئیں۔ یہ **مواعظ** ملک و بیرون ملک تقریباً بارہ مختلف زبانوں میں شائع ہو چکے۔ ان مواعظ میں بیان کئے گئے تیر بہدف نسخے ہر مسلمان کے تمام امراض اور پریشانیوں کا شافی علاج ہیں نیز مختلف موضوعات پر حضرت والا کے گراں قدر مواعظ کی کیسٹیں بھی مندرجہ ذیل پتہ پر دستیاب ہیں۔

——— **ملنے کا پتہ** ——— فون: [illegible]

کتاب گھر السادات سینٹر بالمقابل دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی